مرقع غالب

حصہ دوم

عکس خطوط نوشتہ مرزا غالب

بنام والیان رام پور

نواب یوسف علی خاں و نواب کلب علی خاں

شبیہ نواب یوسف علی خاں والئ رام پور



مرزا غالب کی ۱۸۵۷ء سے ۱۸۶۵ء تا اتصال مرگ
نواب صاحب موصوف سے خط و کتابت جاری رہی

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے نوازش نامہ مع سَو روپیہ کے ہنڈوی کے
پہنچا اگست سنہ ۱۸۶۲ کے مہینے کے پرورش کا روپیہ وصول ہوا

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

شنبہ ۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۲



حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے نوازش نامہ مع ہنڈوی سو روپیہ کے
شرف ورود لایا سو روپیہ مصارف ستمبر ۱۸۶۲ کا معرض
وصول میں آیا ہے تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں
دن پچاس ہزار معروضۂ دہم اکتوبر ۱۸۶۲

خوشنودی مزاج کا طالب غالب

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے نوازش نامۂ ربوبیت طراز مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۳ع ۱۴ ماہ مذکور کو
میں نے پایا ۵ سو روپیہ کی ہنڈوی کا شکر بجا لایا کہاں تک شکر بجا لاؤنگا کس کس عنایت کا
سپاس ادا کرونگا ع شکر نعمت ہاے تو چندانکہ نعمت ہاے تو اب سنیے اپنی دعاگو کی داستان
منگل ۳ مارچ کو جناب لفٹننٹ گورنر بہادر نے خلعت عطا کیا اور فرمایا کہ ہم تمہیں مژدہ دیتے
ہیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنے دفتر میں تمہارے دربار اور خلعت کے بدستور بحال رہنے کا حکم
لکھوا دیا میں نے عرض کیا کہ میں انبالے جاؤں فرمایا البتہ انبالے جانا ہوگا بعد جناب نواب صاحب کے جانے کے
شہر میں شہرت ہوئی کہ دلی کے لوگ انبالے جانے سے ممنوع ہیں گھبرایا اور صاحب کمشنر کے پاس گیا آپ
خط اپنا دے آیا زبانی پرسش کا جواب زبانی پایا پھر خط کے جواب میں خط محررہ ۱۰ مارچ آیا چنانچہ
لفافہ بلحاظ گرانی وزن رہنے دیتا ہوں اور خط بجنسہ حضرت کو بھیجتا ہوں کل ایک
اور خبر اڑی ہے کہ بنصیب اعدا لارڈ صاحب کی طبیعت ناساز ہو گئی ہے انبالے میں دربار نہ کرینگے اور
شملہ کو چلے جائینگے اب میں ہر وجہ سے بین السفر و السکون متردد ہوں پہلے وجہ خاص دوسرے
وجہ عام دو سو میں سے سو لیکر ساز و سامان درست کیا ہے اور سو مہاجن کے ہاں ڈاک اور
خرچ راہ کے واسطے رہنے دیے ہیں تار برقی میں جناب نواب صاحب سے حکم منگواؤنگا جو حکم آئیگا

آپ سے عرض کرکے اوسکی تعمیل کرونگا ع تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار معروضہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۶۳

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے جب انبالے میرا جانا نہوا تو میں نے قصیدہ مدح
جو دربار کے نذر کے واسطے لکھا تھا بطریق ڈاک جناب چیف سکرتر بہادر
کو اس مراد سے بھیجا کہ آپ اسکو جناب نواب معلی القاب کے نظر سے
گزرانیں اور یہہ دستور قدیم تھا کہ جب میں قصیدہ مدحیہ بھیجتا تو
صاحب سکرتر بہادر کا خط بے وساطت حکام ماتحت مجکو آجاتا اب جو
میں نے موافق معمول قصیدہ بھیجا یقین ہے کہ مارچ یا اپریل کے
مہینے میں وہ لفافہ یہاں سے لشکر کو گیا صدائے بر نخاست نا امید
ہو کر بیٹھ رہا بلکہ یہہ خیال گزرا کہ جب رسم تحریر خطوط نرہی تو دربار
اور خلعت کہاں ناگاہ کل شام کو صاحب سکرتر بہادر کا خط ڈاک میں
آیا وہی اوصاف وہی کاغذ وہی القاب جی چاہتا تھا کہ اصل خط مع سر نامہ
بھیجدوں تا کہ حضور ملاحظہ فرمائیں مگر برسات کا اندیشہ مانع آیا
نقل سر نامہ اور خط کی بھیجتا ہوں ۔ تم سلامت رہو قیامت تک ہو دولت
عز و جاہ روز افزوں حضور کی خوشنودی کا طالب غالب ۱۲

نقل خط جناب صاحب سکرتر بهادر

۶

سر نامه

در شهر دهلی

خانصاحب بسیار مهربان دوستان مرزا اسد الله خان غالب سلمه الله تعالی

خط بر کاغذ افشان

خانصاحب بسیار مهربان دوستان سلامت

قصیده با آب و تاب در فرحت بندگان نواب مستطاب
معلی القاب ویسرای و گورنر جنرل بهادر دام اقباله
وصول گردید بر رخ ارادت آنمهربان آبی و بر جبین
عقیدت ایشان تابی افزود و از گرانمایه گوهرهای
بحر فکر نکته سنج سخنور معنی پرور همه گنج بر گنج نهاده
بود از نظر قبول بندگان نواب صاحب ممدوح
گذشته طرب برای خاطر همایون ایشان گشته
زیاده چه نگاشته اید دستخط انگریزی

[illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے کہ روز پنجشنبہ ۱۵ جون کو ایک عرضداشت روانہ کر چکا ہوں یقین ہے
کہ وہ آج پہنچیگی کل ۱۷ جون کو فرح بخش و روح افزا نوازشنامہ پہنچا قصیدہ کا پہنچنا اور
اوسکا مقبول و منظور ہونا دریافت کر کے اپنی بخت و قسمت پر میں نازان ہوا اب عرض یہ ہے کہ
حسب الحکم حضور کے یہ قصیدہ میرے دیوان فارسی میں جو کتابخانہ میں موجود ہے درج کیا جائے اور سلام حضرت
فردوس مکان کا اونکے دیوان اردو میں لکھدیا جائے حضرت کے خدمتگار میں نہ آونگا تو اور کہاں
جاونگا وہ آگ برس رہی ہے کہ طیور کے پر جل رہے ہیں بعد آگ کے پانی برسیگا سفر خصوصاً بوڑھے
رنجور آدمیکو ان دونوں صورت میں متعذر آفتاب میزان میں آیا اور ہنگامہ آتش و آب رفع ہوا اور
میں نے احرام بیت المعمور رامپور باندھا ان شاء اللہ العلی العظیم پیر و مرشد از راہ خیرخواہی ایک امر
عرض کرتا ہوں محمد علیخان ابن وزیر محمد خان رئیس ٹونک نے بعد مسند نشینی گورنمنٹ کو یمین الدولہ اور
[illegible] جنگ لکھہ کر دیئے اور وہاں سے وہ اونکو عطا ہوئے حضور کے اجداد امجاد نے سلاطین
بابریہ کا خطاب نہ قبول کیا مگر حضرت کے جد امجد کو احمد شاہ درانی نے مخاطب بہ مخلص الدولہ فرمایا
حضرت اگر مناسب جانیں تو اوس خطاب کو مع [illegible] شمس الملک و بہرام جنگ جناب ملکہ معظمہ سے بذریعہ
گورنمنٹ اپنے واسطے لیں سے تم سلامت رہو قیامت تک دولت و عز و جاہ روز افزوں ترقی دولت کا طالب نجات غالب

یکشنبہ ۱۸ جون سنہ ۱۸۶۵ء

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت

بعد تسلیم کے معروض ہے نوازشنامہ اور اوسکی ساتھ تین بہنگیاں دو سو آموں کی پہنچیں

شکر نعمت ہای تو چندان کہ نعمت ہای تو زبانہ ادب

تم سلامت رہو قیامت تک

دولت و عز و جاہ روز افزون

نجات کا طالب غالب

شنبہ نہم جولائی ۱۸۶۶ع

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم و نیاز معروض ہے جب سے حضرت کی ناسازی مزاج مبارک کا حال خارج سے مسموع ہوا ہے عالم الغیب گواہ ہے کہ مجھپر اور میرے بال بچوں پر اور میرے فرزند حسین علیخاں پر کیا گزر رہی ہے ایکدن رات میرے گھر میں روٹی نہیں پکی ہم سب نے فاقہ کیا بارے وہ خبر وحشت اثر غلط نکلی حواس ٹھکانے ہوئے بالکل اطمینان جب ہوگا کہ آپکے غسل صحت کی نوید سنونگا اور قطعہ تاریخ غسل صحت لکھکر بھیجونگا فی الحال اتنا چاہتا ہوں کہ اس خط کا جواب پاؤں اور حقیقت مرض سے آگہی حاصل ہو زیادہ حد ادب

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب [illegible]
[illegible] نومبر سنہ ۱۸۶۵ء

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی کس زبانسے کہوں اور کس قلم سے لکہوں کہ یہ ہفتہ عشرہ کس
تردد و تشویش سی بسر ہوا ہی ہر روز شام تک جانب در نگران رہتا کہ ڈاک کا
ہرکارہ آی اور حضرت کا نوازشنامہ لای بارے خدا کی مہربانی ہوئی از سر نو میری
زندگانی ہوئی کہ کل چار گہڑی رات گئی ڈاک کے ہرکارے نے وہ عطوفت نامۂ عالی
دیا جسکو پڑہ کر روح تازہ رگ و پی مین دوڑ گئی نیند کسکی سونا کسکا روشنی کے
سامنے بیٹہا اور اشعار تہنیت کہنے لگا سات شعر مع مادۂ حصول صحت جب
لکہہ لئے تب سو یا اب اسوقت وہ مسودہ صاف کرکے ارسال کرتا ہون ۱۲

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

جواب عنایت نامہ کا طالب غالب
صبح شنبہ [illegible]

حضرت ولی النعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی حضرت کی قدمونکی قسم چوب چینی کی ارسال کا حکم ڈاک
سے مین نی نہین پایا ۲۲ دسمبر کو ہرکارہ آیا نوازشنامۂ شرف افزا لایا
دلّی اب شہر نہین چھاونی ہے کمپ ہے نہ قلعہ نہ شہر کے اُمرا نہ اطراف شہر کی روسا
بہرحال تین چار دکانین ہر یک جگہہ سے منگوا کر رنگین و سنگین وبی گرہ یا کم گرہ
خود چُنکر پانچ سیر قطعات چوب چینی ایک تھیلیا مین رکھہ کر آتی سے منہہ بند کیا
پہر کپڑا لپیٹا ڈورے سے خوب مضبوط باندہ کر دو جگہہ اپنی مُہرکی اور وہ تھیلیا کہار کو سونپی
تم سلامت رہو قیامت تک دولت و عزّ و جاہ روز افزون
روز دوشنبہ ۲۶ دسمبر ۱۸۵۸ع وقت صبح حوالۂ کہار سرکار

شبیہ نواب کلب علی خاں والئ رام پور



مرزا غالب کی ۱۸۶۵ء تا مرگ ۱۸۶۹ء مرزا موصوف کی
نواب صاحب کی خط و کتابت جاری رہی

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے میری عرضداشت کا جواب آچکا ہے بندہ ہنڈوی کی رسید
بھجوا چکا ہے یہاں خلق کو مینھہ ترسا رہی ہے اور ہوا شرارہ بار ہے دھوپ کی تیزی سے
آدمی کے تیور اور پہاڑ کے پتھر جلے جاتے ہیں پانی جگر گداز ہوا جانستاں اور امراض
مختلفہ کا ہجوم جہاں تہاں مجز اعضاے انسان کے کہ وہ پسینے میں تر ہیں طراوت و رطوبت
کا کہیں پتا نہیں یا تو ملتی ہی نہیں یا مطلق ہوا نہیں ان سطور کی تحریر سے مدعا یہ
ہے کہ مجھے ہر وقت یہی خیال رہتا ہے کہ حضرت کا مزاج کیسا ہے اسکا جواب
جسقدر جلد عطا ہوگا دعاگو براحت آپکا ہوگا زیادہ حد ادب ۔ تم سلامت رہو ہزار
برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار آپکی سلامت ذات اور اپنی نجات کا طالب غالب

۲۳ جون سنہ ۱۸۶۵

حضرت ولی نعمت آیہ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض آنکہ منشور عطوفت عز ورود لایا تنخواہ جولائی سنہ ۱۸۶۵
حال کا روپیہ از روی ہنڈوی ملفوفہ معرض وصول میں آیا اگرچہ یہاں مینہ
اسیقدر برساہی کہ جسکی پانی سے زمیندار حاصل فصل ربیع ہاتھ دہو لیں
مگر چونکہ بفرمان ازل میرے رزق کی برات آپ پر ہے اور آپکے ملک میں
بارش خوب ہوئی ہے ابر رحمت کی شکریہ میں ایک قطعہ ملفوف اس عرضے
کے بھیجتا ہوں بنظر اصلاح نظم و اصلاح حال ملاحظہ ہو زیادہ حد ادب

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب
۱۱ اگست ۱۸۶۵
جمعہ

۱
مقام شکر ہی اے ساکنان خطۂ خاک
رہا ہی زور سی ابر ستارہ بار برس

۲
کہاں ہی ساقی مہوش کہاں ہی ابر [illegible]
بہار [illegible] برس

۳
خدا کی تجھ کو عطا [illegible] گوہر افشانی
[illegible] ابر بار بار برس

۴
ہر ایک قطرہ کے ساتھ آج [illegible] ملک وہ کہی
امیر کلب علیخان جئیں ہزار برس

۵
[illegible] ہزار برس [illegible]
[illegible] ہزار برس [illegible]

۶
[illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی تہنیت نامہ ارسال کر چکا ہوں جواب پا چکا ہوں
قصیدہ کا لفافہ ارسال کیا ہی یقین ہی کہ پہنچ گیا ہو گا ۱۲
حضرت فردوس مکان سپہر آستان کا معمول تہا کہ محرّم سی دو تین مہینی پہلی
سلام پانچ ساتھہ لکھتی تہی اور فردًا فردًا میری پاس بہیجا کرتی تہی جب وہ فراہم
ہو چکتی تو محرّم سے دو چار دن پہلی میں اصلاح دیکر بہیجدیا کرتا تہا ابکی برس
ایک ہی سلام بہیجنے پائی تہی بس آج وہ سلام اس مراد سی حضور میں بہیجتا ہوں کہ
حضور کے حکم سے حضرت کی دیوان میں شامل ہو جاوے زیادہ حدّ ادب
تم سلامت رہو ہزار برس دولت و عزّت و جاہ روز افزون ۱۲

[illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے حق تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ جس گروہ پر مہربان ہوتا ہے وہاں حاکم عادل رحیم بھیجتا ہے کہ وہ بقوت عدالت کفر و بدعت کی جڑ اوکھاڑ ڈالے اور بصفت رحم رعایا کو پالے مصداق اسکا ذات قدسی صفات جناب عالی ہے ۔ قمارخانوں کی بنا اوٹھا ڈالی ہے زہی عدالت نوکر سپاہ غلہ کا محصول معاف کر دیا ہے روپیہ رعیت پر نثار کیا ہے زہی آئین ریاست ص

ابد الآباد [illegible] کلب علی [illegible]

پیر و مرشد حضرت فردوس مکان کا دستور تھا کہ جب میں قصیدہ بھیجتا تھا اوسکی رسید میں خط تحسین و آفرین کا شرم آتی ہے کہتے ہوئے مگر اوسکے بغیر بنتی نہیں کہ ہنڈوی اوس خط میں ملفوف عطا ہوا کرتی تھی ۔ ہر قصیدہ مدحیہ میرے دیوان فارسی میں ہیں کہ تو م اور وہ دیوان حضرت کے کتابخانے میں موجود ہے خطوط کی تصدیق از روی دفتر ہو سکتی ہے ۔ یہ رسم ضروری نہیں ہے اگر جاری رہے تو بہتر ہے زیادہ حد ادب ۔ التفات کا طالب غالب

[illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم عرض یہ ہے فقیر تکیہ دار روزینہ خوار غالب خاکسار حزیں ہے کہ شکر بجا لائے
آپکی عنایت کا یا ذکر کرے آپکی کرامت اور ولایت کا آپ بے شبہہ زینت
مسند علم و یقین ہیں بے تکلف برگزیدۂ امیر المومنین ہیں یہ نہ فقط از روئے ارادت
ہے بلکہ یہاں مشاہدۂ خرق عادت ہے ان دنوں میں متفرقات کے قرضدار سرگرم تقاضا بلکہ آمادۂ
شور و غوغا تھے دو سو روپیہ کی ہنڈوی صراحی آب حیات ہو گئی دام مرگ سے نجات ہو گئی
لطف یہ کہ آج صبح بروز دوشنبہ ۲۱ اگست کو نو بجے اول روز ایک قصیدہ کا لفافہ بھیجا
گیا اوسی دن بارہ پر تین بجے یہ کرشمۂ کرامت دیکھا گیا قصیدہ کی لفافہ میں ایک
عرضداشت ہے اوس سے قصیدہ کی حقیقت اور خود اوس نظم سے طرز نگارش کی جدت
ظاہر ہو جائیگی حضرت کی انبساط خاطر کیواسطے یہ ایجاد ہے مجھے ہر طرح کی نظم و نثر سے
آپکی خوشی اور خوشنودی مراد ہے انجام قصیدہ میں جو قرض کی گنتی پائی جائیگی اوس مجموعہ
میں سے اہل بازار منہا کئے جائیں کوٹھی والے ساہوکار مہمل خلیفہ گنے جائیں ۵ تم سلامت
رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار ترقی عمر و دولت خداوند کا طالب غالب
نگاشتہ دوشنبہ ۲۱ اور روانہ سہ شنبہ ۲۲ اگست ۱۸۶۵ء

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے چاہتا ہوں کہ کچھ لکھوں مگر نہیں جانتا کہ کیا لکھوں لازم تھا
کہ تعزیت نامہ بزبان فارسی و عبارت بلیغ لکھوں آپکی قدموں کی قسم دل نے
قبول نکیا آرایش گفتار نظمًا و نثرًا واسطے تہنیت کی ہے کہ دل کثرت نشاط سے گل کی
طرح کھل رہا ہے طبیعت راہ دیتی ہے الفاظ ڈھونڈھے جاتے ہیں معنے پیدا کئے جاتے ہیں
اب میں نیم مردہ دل پژمردہ خاطر افسردہ جس باب میں لفظ و معنے فراہم کیا چاہوں وہ
سراسر طبع کے خلاف جس بات کا تصور ناگوار ہو اوسکے تذکرے سے جی کیوں نہ بیقرار ہو یہ میرے
قسمت کی خوبی ہے کہ ہنوز تہنیت اور مدح کا حق ادا نہوا تھا کہ مرثیہ لکھنا پڑا اگر ایک
بات میرے خیال میں نہ آئے ہوتے تو مجھے زندگی دشوار تھی یعنی حضور کو ابتدای جلوس میں دو رنج
پہنچا کہ اوس سے زیادہ تصور میں نہیں آتا بس وسادہ نشینی کی بدایت اور غمگینی کی نہایت
یہ چاہتی ہے کہ اب مدة العمر ابدًا مؤبدًا حضور تکو کوئی غم نہو ہمیشہ جہاندار و جہانستان و
شاد و شادمان رہیں ~ تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار ~
آپکے قدمبوس کا طالب غالب ۱۸ ستمبر ۱۸۶۵ء

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے کل برخوردار نواب مرزا خاں داغ کی تحریر سے معلوم
ہوا کہ حضرت کا مزاج اقدس ناساز ہو گیا تھا اب خدا کے فضل و کرم سے
افاقت ہے نواب مرزا نے مجھ پر ستم کیا کہ پہلے سے یہ حال نہ رقم کیا جو دعا
جب کرتا اب بھی ورد شب و روز ہے مگر یہ خیال کہ حضور کو یہ خیال گزریگا
غالب رسم عیادت بجا نہ لایا سخت جگر سوز ہے اب اس خط کی جواب میں نوید عافیت
کا امیدوار اور یہ سونچکر کہ آج کی آٹھویں دن جواب آئیگا بیقرار ہوں ایک عبارت
ایک طرز پر بطریق خط ایک انصاف دشمن کو لکھ کر چھپوا دیا ہے پارسل اسکا نواب مرزا کو
ارسال کیا ہے پانچ رسالے وہ میری طرف سے نذر گزرانینگے حضرت قبول نذر کو میرا عز و
شرف جانینگے تم سلامت رہو ہزار برس دولت و عز و جاہ روز افزوں دعا گو غالب

۱۲ اگست سنہ ۱۸۶۵

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے میں طبیب نہیں مگر تجربہ کار ہوں ستر برس کا آدمی ہوشیار ہوں
اور یہ کیا نہیں جانتا حضرت پر بغیر ظاہر کئے رہا نہیں جاتا خدا جانے اور طبیب نے کیا سمجھی ہو گی
ہو کیا تھا میرے نزدیک بہ اشتراک معدہ و قلب یہ مرض طاری ہوا تھا اب آپکو حفظ صحت کیواسطے
گاہ گاہ نارجیل دریائی و جدوار کا استعمال ضرور ہے اور معجون طلائی عنبری تقویت قلب میں
مجوزۂ حکیم میر علیخان مغفور ہے ورق طلا عنبر اشہب عرق کیوڑہ قند کثرت اجزا اس ترکیب
خاص میں ناپسند کثیر الاجزا اور معجونیں ہیں مفرح بوعلی سینا خمیرۂ مروارید خمیرۂ گاؤزبان عنبری
ماء اللحم غیر منتشی جمیع طیور کے گوشت اور ادویۂ مفرح و مقوی حرارت و برودت میں معتدل
گاہ گاہ سکنجبین و گلاب بھی لیا کیجے غذا میں گوشت طیور اگر بیضۂ نیم برشت اکثر لیکن نہ خیال
ہو کہ بیضۂ مرغ و لحم طیور ایک جلسہ میں تناول فرمائیے بکری کے گوشت کے ساتھ بیضۂ مرغ جائز ہے اور
لذیذ اور مرغوب پودینہ کا عرق چھوٹی الائچی کا عرق ہمیشہ دواخانہ میں موجود رہے عطریات کی
استعمال میں مبالغہ بعد غذا مباشرت سے پرہیز شوربا یا یخنی گوسفند مادہ خاص پر موقوف
رہے جب تک طبیعت خوشی فرماتے رہیے تم سلامت رہو قیامت تک دولت و عز و جاہ
روز افزوں سلامتی و صحت کا طالب غالب نگاشتۂ یکشنبہ و روانہ دوشنبہ

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے آج شنبہ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۶۶ کی ہے فقیر چشم براہ تھا کہ
اب ڈاک کا ہرکارہ آتا ہے اور ہنڈوی ملفوفہ نوازشنامہ لاتا ہے ناگاہ اسوقت ڈاک
کا آدمی ایک خط برخوردار منشی سیل چند کا لایا اوسمیں مندرج تھا کہ تونے جون سنہ حال
کے تنخواہ کی رسید کیوں نہ بھیجی اور بعد اسکے یہ لکھا تھا کہ جولائی کے تنخواہ کے چٹھیاں ہوتی جاتی
ہیں اب ایکدن نہیں تیری تنخواہ بھی بھیجی جائیگی متحیر ہوں یارب میں حسب معمول تنخواہ جون کی
رسید ارسال کر چکا ہوں اب دوبارہ رسید کیوں مانگی جاتی ہے پھر یہ تو گویا پیام مرگ تھا
کہ جولائی کے تنخواہ اب روانہ ہو گی یارب اگر وہ ۱۲ یا ۱۴ کو چلیگی بیسویں تک مجھے
پہنچیگی اور میرا حال یہ ہے کہ انگریزی تنخواہ گھر میں اور کچھ قرض کے قسط میں جاتی ہے حضور کے عطیہ
پر میرا اور شاگرد پیشہ کا اور حسین علی کا گزارا ہے عالم الغیب جانتا ہے جسطرح گزرتے ہیں
چار سو ساڑھے چار سو کا قرض باقی ہے اب کوئی قرض بھی نہیں دیتا خلاصہ عرض یہ
ہے ایک تو یہ ہے کہ میں جون کے تنخواہ کی رسید بھیج چکا ہوں اگر ڈاک میں تلف ہو گئی ہو تو اور
لکھ کر بھیجوں دوسرا یہ ہے کہ اس مہینے کے یعنی جولائی کے تو تنخواہ خیر ۲۰ ماہ اگست تک پہنچ جائیگی
آیندہ کو حکم ہو جائے کہ ہر مہینے کے پہلے دوسرے کو فقیر کے تنخواہ ہے وہ محض صیغۂ خیرات سے

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی توقیع وقیع عزّ ورود لایا غزل کی پسند آنی نی میری سخنوری کا
رتبہ بڑھایا فلک نہین چاہتا ہ میرا کلام مقبول طبایع اہل کمال ہو حضرت کو خالق اکبر
نی وہ قوت اور ہمت عطا کی ہی کہ آپ علی الرغم فلک کام کرسکتے ہین سو قسمت
بُری سہی پہ طبیعت بُری نہین ہے شکر کی جگہ ہ شکایت نہین مجھی فلک نی مجھ پر
بڑی بڑی ادلجہاد غم و فکر کی ڈالی مگر میری طبیعت بدل نسکا مین نی بجناب باری بہت
تضرّع وزاری کی مگر اپنی قسمت بدل نسکا زیادہ حد ادب سی تم سلامت رہو قیامت تک
ہر برس کی ہون دولت و عزّ و جاہ روز افزون سی تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کی ہون
دن پچاس ہزار

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی کل ایک عرضداشت مع ایک غزل کی ڈاک
مین بہیجی گئی شام کو منشور عطوفت مع ہنڈوی تنخواہ مئی سنہ ۱۸۶۶
عز ورود لایا سو روپیہ معرض وصول مین آیا آج صبحدم وقت تحریر اس
عرضی کی حضرت فردوس مکان کا دیوان پیش نظر تہا اوسمین یہ شعر
نظر پڑا اوسکی مضمون حکیمانہ و عارفانہ نی بڑا مزا دیا یقین ہے ہر اوسکو
پڑہ کر حضرت ہی حظ اوتہا ئینگی ۵

وہ جسطرح سے جسے چاہی اوسطرح پالی
کسیکا کچہہ نہین پروردگار پر لینا

۵ تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

عرضداشت [illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی اپنا حال اس سے زیادہ کیا لکھوں کہ آگی ناتوان
تہا اور اب نیم جان ہوں برخوردار نواب مرزا خان اپنی مشاہدہ
کی مطابق جو میری حقیقت عرض کریں وہ مسموع و مقبول ہو حضور اس مطلع کے
لفظ و معنی کی جدت و حدت کی داد چاہتا ہوں ہم در قیام زندہ
نیم گز برای خویش آن وقت لای نافیہ ام از دو پای خویش ۱۲
ایک غزل نئی طرز کی نئی بحر مین عرض کرتا ہوں یہ جشن حال کے نذر
ہی خدا کرے مقبول ہو زیادہ حد ادب ۱۲

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب
جمعہ ۲۶ مارچ ۱۸۶۶

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے توقیع وقیع مع سو روپیہ ہنڈوی کے عز ورود لایا سوا سو روپیہ
کے تنخواہ کا روپیہ معرض وصول میں آیا آپکے غلام زادہ نے اپنی تنخواہ کا حال
جو کہا میں نے حضور کا خط اوسے دکھا دیا نا امیدانہ چپ ہو رہا اب اس درویش دلریش
کا حال سُنیئے سامعہ مدت سے کھو بیٹھا اب آنکھوں کو بھی رو بیٹھا دور سے قد و قامت
دیکھا جاتا ہے چہرہ اچھی طرح نظر نہیں آتا ہے فقدان طاقت سقوط اشتہا ضعف
بصر ضعف بخت میرا حال بعینہ میرے اس شعر کے موافق ہے ؎ در کشاکش ضعفم نگسلد
روان از تن اینکہ من نمیمیرم ہم ز ناتوانیہاست زاہد جلد اذب
؎ تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے عنایت نامۂ والا کے پہنچنے نے مجھکو میری حیات پر یقین عنایت
کیا اس سفر کا حال کیا عرض کروں دلی سے رامپور تک ذوق قدمبوس میں جو آنا نہ گیا
اختلافات آب و ہوا و تفرقہ اوقات غذا کو ہرگز نہ مانا اور رنج راہ کو ہرگز خیال میں نہ لایا
وقت معاودت اندوہ فراق نے وہ فشار دیا کہ جوہر روح گداز پاکر ہر بن مو سے ٹپک گیا
اگر آپ کے اقبال کی تائید نہ ہوتی تو دلی تک میرا زندہ پہنچنا محال تھا جاڑا مینہ قبض و
انقباض فقدان جوع فاقہ ہائے متواتر منزلہائے نامانوس [illegible] تک آفتاب کا نظر نہ آنا
شب و روز ہوائے زمہریر کا جانگزا رہنا بارے [illegible] سے چلکر نیر اعظم کی صورت دکہائی دی
دہوپ کہاتا ہوا دلی پہنچا ایک ہفتہ کوفتہ و رنجور رہا اب ویسا ہی ناتوان ہوں جیسا
تہا اس سفر سے پہلے تہا خدا وہ دن کرے کہ پہر اس در پر پہنچوں نہ سے تم سلامت رہو ہزار
برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے مرادآباد پہنچا بعد ایک ہفتہ کے اور آنی پل کا ٹوٹ جانا گاڑی کا بہ سبب نہ پہنچنے
رخت خواب کا مع آدمیوں کے اور تین شہر کے میدان میں رہنا بغیر جاڑے کے کپڑے کے بچھونا اوڑھنا نہ ہونا:
گزر وہ جاڑے میں مرادآباد کی سرا میں ایک چھوٹی سی حویلی میں تین بھوکا پیاسا قل اور روزہ ر
پڑا رہا یہ شعر اپنا پڑھ پڑھ کر صبح کی ہے گرم فریاد رکھا شکل نہالی نے مجھے تب امان ہجر میں دی
برد لیالی نے مجھے اس جگہ خستہ و رنجور او تھا صاحبزادہ ممتاز علیخاں بہادر کے بھیجے ہوئے دو
فرشتے آئے اور مجھ کو سعید الدین خاں صاحب کے ہاں لے گئے صاحبزادہ صاحب نے وہ تعظیم و تکریم اور
سعید الدین خاں صاحب نے وہ تکریم و تعظیم کی کہ میری ارزش سے زیادہ تھی ناگاہ مولوی محمد حسن خاں
بہادر صدر الصدور آئے اور مجھ کو اپنے گھر لے گئے پانچ دن وہاں رہا ہے نواب مصطفیٰ خان بہادر
وہیں مجھ سے آ کر ملے دو تین دن وہ رہگرای دار السرور رامپور اور میں جادہ نورد شاہجہان آباد دہلی
ہوا دو شنبہ ۲۰ شعبان ۸ جنوری ۱۸۶۲ دولتکدہ پر پہنچا حضور کے اقبال کی تائید تھی ورنہ میں
اور جیتا دلی پہنچتا مغلوب غلبۂ غم دل غالب منم کاندر تنش ز ضعف توان گفت جاں نبود
از راہ سوز غم بہ دہلی رسیدہ است ما را بہ روح گیرا ضعیف این گمان نبود

تم سلامت رہو قیامت تک
دولت و عز و جاہ روز افزوں

نجات کا طالب غالب
[illegible]

کلکتہ محلہ کاشی پور خانہ نمبر ۴ اور نمبر ۵

بحضور نواب القاب والا مناقب بایت رسو ملازم فیض و کمال حضرت امیر السلطین نواب کلب علیخاں بہادر دام اقبالہ

مقبول کار بہفتم جنوری ... ابید ضروری

[illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی ہر چند آبدار خانیکے ساتھہ ہونیسے پانی کیطرف سے خاطر
جمع ہی حضور جو پانی ہمیشہ پیتے تھے وہی پیتے ہونگے مگر ہر جہ سفر اور اختلاف
ہوا کا خیال ہی توقع رکھتا ہوں کہ نوید صحت و اعتدال مزاج اقدس سے
عز اطلاع پاؤں بعد اگرچہ بہت نہیں لیکن طبع پر گراں ہی چشم شوق ورود
موکب عالی کی نگران ہے بقول استاد بہ تغیر لفظ جو تم پھر آؤ تو حضرت
پھر ہیں ہمارے دن زیادہ ادب

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب
[illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی منشور مکرمت ظہور عز ورود لایا سو روپیہ بابت
تنخواہ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ معرض وصول میں آیا اشعار فارسی و اردو پہنچی خدا
کری پسند آئیں افسوس ہ برخوردار نواب مرزا خان نی میرا حال سامعۂ اقدس پر
عرض نکیا حضور ملک و مال جسکو جسقدر چاہیں عطا کر سکتے ہیں میں آپ سے صرف
راحت مانگتا ہوں اور راحت منحصر اسمیں ہی کہ قرض باقیماندہ ادا ہو جاے اور
آئیندہ قرض لینی کی حاجت نہ پڑی ع تم سلامت رہو قیامت تک دولت و
عز و جاہ روز افزون اسد اللہ بیدستگاہ ششم اکتوبر سنہ ۱۸۶۶

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے اردو دیوان کا انتخاب بھیج چکا ہوں یقین ہے
ہ حضرت کی نظر انور سے گزر گیا ہو آج فارسی دیوان کا انتخاب بطریق
پارسل اسی عرضے کے ساتھ بھیجتا ہوں اور بھائی ضیاء الدین خاں بہادر نے
جو اوراق میرے پاس بھیجے ہیں وہ بھی اسی پارسل میں رکھ دیئے ہیں حضرت
اس غریب کا مجموعۂ نظم و نثر غدر میں لٹ گیا بعد غدر جو کچھ کہا ہے وہ بھی ہے جو
پہنچا تھی اس روش نے صرف غزلیں اور رباعیوں کا انتخاب بھیجا ہے قصاید و قطعات و
مثنویات کا انتخاب ابھی نہیں بھیجا اگر حکم ہو تو وہ بھی بھیجوں زیادہ حد ادب

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب
سہ شنبہ
۱۸۶۶

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی

اس عنایت نامی مین ایک فقرہ نظر پڑا کہ جس سے مین کانپ اوٹھا مرا از آن مشفق واسطۂ تلمذ بودہ است
یہ ذلیل کو عزت دینی اور دکان بیرونق کی خریداری کرلی ہی مین تو حضرت کو اپنا استاد اور اپنا مرشد اور اپنا
آقا جانتا ہون بدو فطرت سی میری طبیعت کو زبان فارسی سی ایک لگاؤ تھا چاہتا تھا کہ فرہنگو سی بڑھکر
کوئی ماخذ مجھکو ملی بارے مراد بر آئی اور اکابر پارس مین سی ایک بزرگ یہان وارد ہوا اور اکبرآباد مین فقیر کے مکان
پر ۲ برس رہا اور مین نی اوس سی حقایق و دقایق زبان پارسی کی معلوم کئی اب بھی اس امر خاص مین نفس
مطمئنہ حاصل ہی مگر دعوی اجتہاد نہین ہی بحث کا طریق یاد نہین میان انجو جامع فرہنگ جہانگیری
شیخ رشید راقم فرہنگ رشیدی عظمای عجم مین سے نہین ہند انکا مولد ماخذ انکا اشعار قدما ہادی انکا
انکا قیاس تنبکچند اور سیالکوتی مل انکی پیرو سبحان اللہ ہندی ہی اور ہندو بھی نور علی نور فقیر اشعار
قدما کا معتقد اون لوگونکی کلام کا عاشق مگر جو لغات اونکی کلام مین ہین اوسکی معنی تو اہل ہند نے اپنی
قیاس سی نکالی ہین مین انکی قیاس پر کیونکر تکیہ کرون اب جو پیر و مرشد نی لکھا کہ ارژنگ وارژنگ بمعنی
اور آشیانہ ساختن و بستن و چیدن کہو نسلا بنا بیگ معنی برت تو مین نی بے تکلف مان لیا لیکن نہ اون صاحبونکی
قیاس کی بموجب بلکہ اپنی خداوند نعمت حکم کی مطابق تم سلامت رہو قیامت تک
دولت و عز و جاہ روز افزون

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے ورود توقیع و نوید عفو لی روان پروری کی اور وصول پنجاہ روپیہ بابت
تنخواہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ع از روئے ہنڈوی ملفوفۂ توقیع معرض وصول میں آئی ......

یا امیر المسلمین حضرت کا عزم رونق افزائی اکبرآباد سنکر جی چاہا کہ وہاں آؤں ریل کی
سواری کی تاب ہرگز نہ پائی منزل بمنزل جانے میں سوچا کہ اگر ساتھ تنزل رامپور تک
منزل پہنچ جو جاؤں وہیں کیونکر نہ جاؤں عزم مصمم کیا ہے اپنے فرزند اور آپکے غلام کو
بھیجوں وہ بھی بخوشی خوش آمادۂ رہروی ہوا ناگاہ تپ محرقہ نے اوسے گھیرا اور
پانچ دنکا درد علاوہ تھیلی پھر ہوا کہ نہ تپ اترتی ہے نہ درد نیکا درد جاتا ہی
حکیم احسن اللہ خانکی تجویز سے فصد بھی کھلی مگر کچھ فائدہ نہوا کبھی شبکو کچھہ شعور
رہتا ہے ورنہ سارے رات جاگتا اور ہائے ہائے کرتا ہے اوسکے ساتھ سب جاگتے ہیں ۔ ۵
راحتے نیست در آن خانہ کہ بیمار ہست ۔ مجمل یہ ہے اور مکرمی میر محمد زکریا صاحب
عرض کرینگے زیادہ حد ادب ۔ ۵ تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

معروضۂ دو شنبہ پنجم ۵ نومبر سنہ ۱۸۶۶ع

حضرت ولی نعمت آیہ رحمت مدظلہ العالی

بعد تسلیم معروض ہی توقیع وقیع مع دیباچہ شرح اشعار بدر چاچ
عز ورود لایا کیا عرض کروں ہر کیا عالم نظر آیا واقع افتتاح کلام بطرز
میرزا طاہر وحید اور پہر نگارش مطالب بشیوہ میرزا جلالای طباطبای
ہی لیکن دونوں صورتوں مین دیباچہ اعجاز خسروی کا رنگ جلوہ گر ہی پس
ناقد بصیر کے نزدیک یہ نگارش طاہر وحید اور جلالا کی عبارت سی بہتر ہی
یہ عرضداشت جلد بہیجتا ہون تاکہ حضرت پر پہنچنا اوس دیباچہ یا تقریظ
کا ظاہر ہو جاے برسات ایسی ہوئی ہی کہ مین باونون ترپنون برس سی یہان
رہتا ہون عرش آرامگاہ اکبر شاہ کے عہد مین ایکبار ایسی برسات دیکہی تہی یا
امسال نظر آئی ہی اوراق مرسلہ حضور مومین جامہ مین لپیت کر بسبیل پارسل
ارسال کرونگا یا پرسون دوشنبہ کو یا سہ شنبہ کو ۷ تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار روز شنبہ یکم ستمبر ۱۸۶۶ء

نجات کا طالب
غالب

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے کہ آج شہر میں شہرت ہے کہ حضرت امیر المسلمین نے
مفتی صدر الدین مرحوم کے زوجہ کو پانسو روپئے مفتی جی کی تجہیز و تکفین کیواسطے
رامپور سے بھیجے ہیں فقیر کو بھی توقع پڑی کہ میرا مردہ بے گور و کفن نہ رہیگا جیسا کہ
میرزا جلال اسیر کہتا ہے ع جرعۂ لطف تو بعد از ما بما خواہد رسید میں نے کل ایک خط
نواب مرزا خاں کو لکھا ہے خدا جانے وہ حضرت کی نظر سے گزری یا نگزری اوس خط میں
میں نے زوجۂ مفتی جی کا حال یہ لکھا ہے کہ وہ لاولد ہے اور سات آٹھ روپئے کا کرایہ کے
مکان اوسکے تحت میں ہیں امین الدین اوسکا بھانجا ہے مفتی جی کا کوئی نہیں ہے
اب اپنی حقیقت عرض کرتا ہوں آخر عمر میں تین التماسیں ہیں آپ سے ایک تو
یہہ کہ میں ہزار بارہ سو روپئے کا قرض رکھتا ہوں چاہتا ہوں کہ میری زندگی میں
ادا ہو جائے دوسرے التماس یہہ کہ حسین علیخاں کی شادی آپکی بخشش خاص سے ہو جائے
اور یہہ سو روپئے مہینا جو مجھے ملتا ہے اوسکے نام پر اوسکی حین حیات قرار پائے
یہ تین خواہشیں خواہ میری زندگی میں خواہ میرے بعد اجرا پائیں ہے تم سلامت رہو
قیامت تک دولت و عز و جاہ روز افزون

روز شنبہ ربیع الثانی و ۲۷ جولائی سال حال عرضداشت نجات کا طالب غالب

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے پہلے اپنا حال عرض کرتا ہوں تب کچھ اور مدعا لکھوں غم نے بشمول بڑھاپے
کی پستی و کم ضعف مضمحل کر دیا ہے حضرت کے قدموں کی قسم نہ حواس درست نہ رای صحیح برسوں سے
کم روزت میں مبتلا رہتا ہے اب طاقت تحمل کی نہیں ہے خدا جانے کیا ہوتا ہے کیا سمجھتا ہوں
کیا کرنا چاہیے کیا کرتا ہوں کل آخر روز میر منشی حضور کا خط آیا جون کی تنخواہ کی رسید کے
نہ پہنچنے کی اطلاع پاتے ہی تہیدستی و قرض کے رنج میں خستہ و آزردہ بیٹھا تھا اوسی وقت عرضی
لکھی اگرچہ ڈاک کا وقت نہ تھا مگر بھیجدی آج آخر روز توقیع وقیع مع جولائی کی تنخواہ کی ہنڈوی
کی پہنچی ہنڈوی مختار کار کو دی اور یہ عریضہ لکھنے بیٹھا لکھ کر لفافہ کر رکھتا ہوں کل بھیجدوں
ڈاک میں بھیجدونگا اگر عریضہ سابق میں کوئی بات گستاخی و دیوانگی و بدحواسی کی ہو تو فقیر کے فرق ...
میر منشی صاحب سے اگر مخالف طبع کوئی لفظ ہو تو وہ بھی درگزر کریں جون کی تنخواہ کی رسید کا
لفافہ ڈاک میں گم ہو گیا ہوگا اگر میں بھی بھول گیا ہوں تو بعید نہیں بلکہ اغلب ہے ۔ غالب
کو سہو ہوا ہو ملازمان دولت پر ظاہر ہو جون کی تنخواہ جولائی میں اور جولائی کی اگست میں
میں پاتا آیندہ ہر انگریزی مہینے کے دوسرے تیسرے روز روانگی ہنڈوی کا متوقع ہوں زیادہ حد ادب
سو تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار ۱۲ اگست

غالب

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی حضور کے لشکر نصرت اثر کا بمیامن اقبال پہنچنا نواب معلیٰ القاب جناب مہدی علیخان بہادر اکبرابار پہنچنا اور خیام فلک احتشام کا وہان نصب ہونا اور رامپور سے اکبراباد تک گہوڑدوڑ کی ڈاک کا بیٹھنا اور حضرت کا سنبہل تک بسبیل ڈاک تشریف لیجانا اور وہان مزاج اقدس کا ناساز ہونا اور دار السلطنت کو معاودت فرمانا یوماً فیوماً مسموع ہوا غرض اس عرضداشت کے تحریر سے یہ ہی کہ حصول جواب سے آبرو اور خیریت و عافیت مزاج مبارک سے عزّ اطلاع پاؤن گا

اخبار مین مسطور اور شہر مین مشہور ہی کہ حضرت اجلاس کونسل کیواسطی حسب بحکم گورنمنٹ کلکتہ کو تشریف لیجائینگی نمکخوار دعاگوئی و مدح گستر بہین بہانہ طلب ہوتا ہی اس تقریب کا ایک قطعہ تاریخ سنہ ۱۸۶۶ عیسوی رقم کیا ہی عرض کرتا ہون اگر پسند آئی تو اجازت ملی اسکو کسی اخبار مین چہپواؤن گا

قطعہ
چو نواب از بہر اجلاس کونسل
بکلکتہ از رامپور آورد رخ
عدو را بگو دو بلکش زدو دو را
بتحقیق سال اجلاسش از تخرجی
بگو بند را کش دو نوائی
بگو حرف تعداد دو اینست پایم

بینت لغت پارسی ہی مرادف خہی و ذہی اور قتل کا مشار الیہ لفظ دی ہی جسکے ۱۴ عدد ہین اور دی کا مشار عدد ہی بخت فرخ کے ۸۲ ۱۸ اجب اسمین سے ۱۶ کم کئے تو ۱۸۶۶ رہی زیادہ حد ادب

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے توقیع وقیع مع ہنڈوی تنخواہ نومبر ۱۸۶۶ عیسوی
عز ورود لایا سو روپیہ معرض وصول میں آیا قطعۂ تاریخ کی باب میں التماس
یہ ہے کہ اب قوت ناطقہ بے تصرف اور معنی آفرینی کا زور مطلق باقی نہیں
مگر از راہ فرط ارادت و محبت ثنا و دعا کیواسطے تقریب ڈھونڈھتا ہوں جب
موقع پاتا ہوں کچھ عرض کرتا ہوں تخرجہ لطیف ہات آگیا اوسے بر مدعا کی بنا رکھی
پیر و مرشد اگر غازی آباد سے حضور ریل پر سوار ہوں تو فقیر کو تاریخ ورود غازی آباد
سے آگہی ہو جاے تاکہ میں وہاں حاضر ہو کر قدمبوسی کی سعادت حاصل کروں زیادہ حد ادب

تم سلامت رہو ہزار برس   ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

[illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے نوازش نامہ مع ہنڈوی صد روپیہ عز ورود لایا
دسمبر ۱۸۶۶ء کی تنخواہ کا روپیہ معرض وصول میں آیا اللہ اللہ یہ فرط عنایت یہ
ظہور کرامت ہے حضرت ڈاکمیں سوار ہونیکو ہیں اور میرے نام خط کا حکم ہو اور
پہر وہ خط دستخط سے مزین ہو دسمبر کی تنخواہ دسمبر ہی میں جاری ہو اور حضور سے
کی تیسری تاریخ میری پاس پہنچ جائے ظہور آثار ربوبیت بوجہہ احسن واکمل

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب
جمعہ جنوری ۱۸۶۷

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی حضرت کا رونق افزای کلکتہ ہونا از روی شمار رفتار ریل یقینی
ہی مگر وہان کی آب و ہوا کا موافق آنا اور جناب لارڈ صاحب بہادر سے ملاقات کا ہونا
اور اجلاس کونسل کا وقوع مین آنا یہ امور جب تک حضرت رقم نفرمائینگی دعاگو کی خیال مین
کیونکر آئینگی ناچار جرأت بہم پہنچا کر اس عرضداشت کی جواب مین ان حالات کے انکشاف کا امیدوار ہون
پیر و مرشد حضرت کی تصدق سے قرض ادا ہو گیا تنخواہ ایک قسط سی اور مین نے رنج سے رہائی پائی
ہم بدل و ہم بزبان ثناخوان جود و نوال و دعاگوی دوام دولت و اقبال ہون آدھا قرض عطیہ سابق مین
اور آدھا قرض عطیہ حال مین ادا ہو گیا کہہ نہین سکتا اور بن کہی بنتی نہین اگر مرنے لڑکون کا
پچاس روپئے مہینا جنوری ۱۸۶۷ یعنی ماہ حال و سال حال سے جاری ہو جائیگا اور ماہ بماہ فقیر کے روزینہ
کے ساتھ پہنچا کریگا تو آپکا نمکخوار پھر کبھی قرضدار نہو گا زیادہ حد ادب

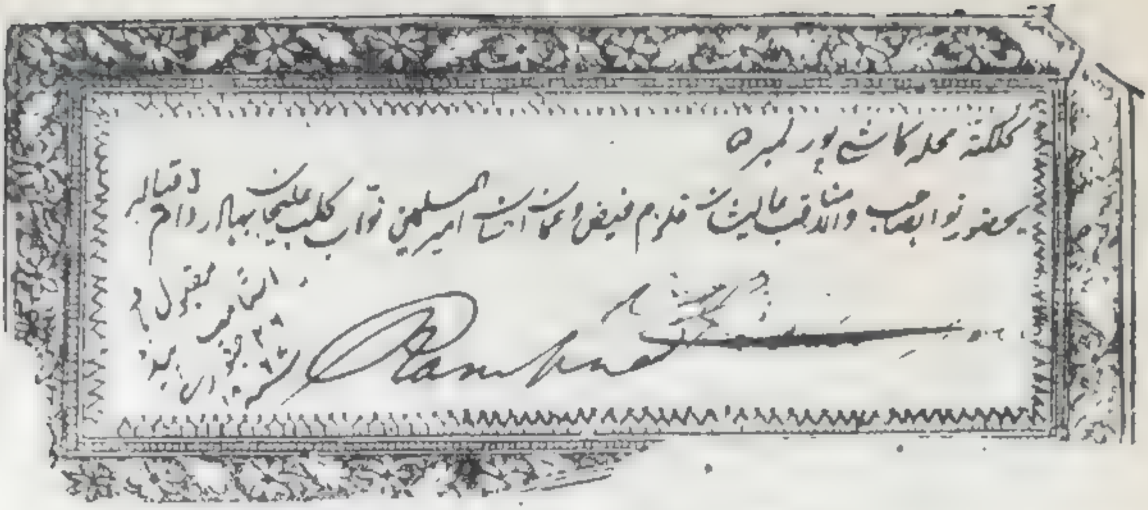
تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کی ہون دن پچاس ہزار

نجات کا طالب
غالب
[illegible]

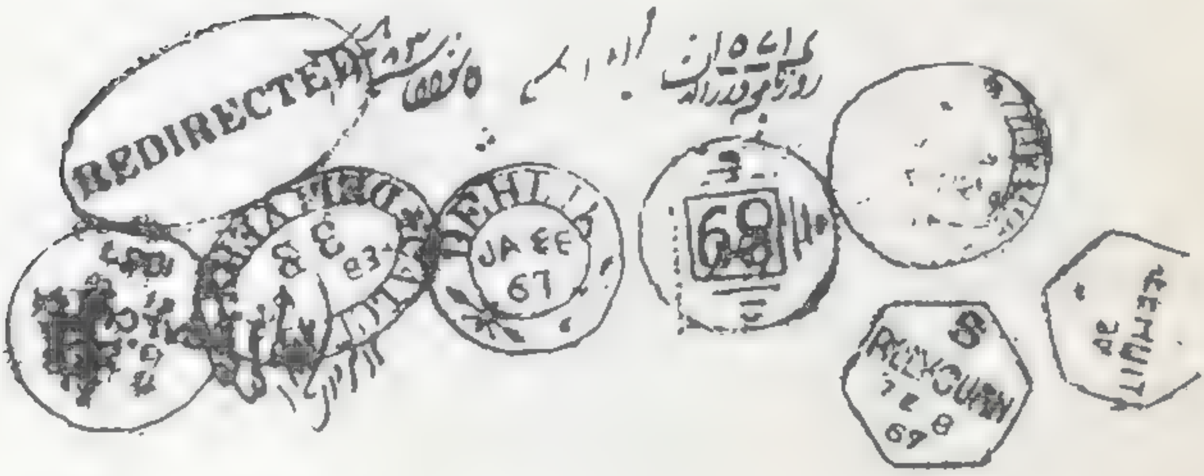
حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے کل حضرت کی اقبال سے ایک مسرت تازہ مجکو پہنچی تفصیل اسکی
یہہ کہ اقبال نشان میرزا شہاب الدین خان انگریزی خوان ہے اخبار انگریزی
دیکھا کرتا ہی اوسنے مجھسی بیان کیا کہ مین نے انگریزی اخبار مین دیکھا ہے جناب
نواب صاحب قبلہ جو شریک اجلاس کونسل ہوئے نواب گورنر جنرل بہادر مع
اور کونسل نشینونکی نواب صاحب کے حسن صورت و فرط خلق و لطف تقریر سے
بہت راضی و خشنود ہوئے اور انکی رای سبکی پسند آئی ہے این مراتب
ہمہ دیگر جزویست کار کلی ہنوز در قدرتست روز افزونی دولت و اقبال
کے مدارج ابھی بہت سنونگا اور دیکھونگا انشاءاللہ العلی العظیم
تم سلامت رہو قیامت تک دولت و عز و جاہ روز افزون

[illegible]



روانگی خط دہلی مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۸۶۷ء جو ۲۷ر جنوری ۱۸۶۷ء کو میرٹھ پہنچا اور پھر ۳ر فروری ۱۸۶۷ء کو کلکتہ پہنچا مگر نواب موصوف وہاں سے روانہ ہو چکے تھے۔ اور خط مذکور ۶ر فروری ۱۸۶۷ء کو کلکتہ سے چلا اور ۸ر فروری ۱۸۶۷ء کو علی گڑھ پہنچا اور وہاں سے ہوتا ہوا (بموجب قلمی تحریر) رام پور ۱۲ر فروری ۱۸۶۷ء کو پہنچا۔



حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے خاطر اقدس میں نہ گزرے کہ غالب تعمیل احکام
میں کاہل ہے بہار تمین فتور رہا تہہ میں رعشہ حواس مختل ناچار کاتب کی تلاش کی
شہر سر بسر ویران ہے کاتب کہاں باری ایک دوست نے کاتب نشان دیا اردو کا
دیوان اشعار پر صاد کرکے اوسکو حوالہ کیا کل دہ اجزای منقولہ آئے آج بطریق پارسل
مع اسکے عرضی کے ارسال کئے خط کاتب کا مجکو پسند نہیں آیا حضرت کو کیونکر
پسند آئیگا اغلاط اتنی تہی کہ مجکو تحریر کے برابر محنت پڑی فارسی کی کلیات
کا شیرازہ کہولکر اجزا اوسکی احباب پر تقسیم کردیئے ہیں جابجا اشعار پر صاد
کردئے ہیں وہ بہی میری انتخاب کے مطابق نقل ہورہی ہیں بعد اتمام وہ بہی
پیشکش کرونگا زیادہ حد ادب

نجات کا طالب غالب
یکشنبہ ۲۶ [illegible]

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے بہت دن تک متردد رہا ہوں کہ حضور کلکتہ ہیں یا رامپور چنانچہ
ایک عرضداشت اوسی تردد میں بھیجی ہے ہنوز جواب کے آنے کی مدت منقضی نہیں ہوئی
خیر اوس کے جواب پر کیا موقوف ہے یہ تو جان لیا کہ حضرت رونق افزای رامپور
ہیں مگر یہ کیونکر جاؤں کہ اب بہ خجستگی و فرخندگی یہیں رونق افزا رہینگے یا
پھر کلکتے تشریف لیجائینگے خیر اس بے علمی کو سہل سمجھ لیا کہ جو کچھ ہوگا معلوم
ہو جائیگا مگر یہ کیونکر جانوں کہ مزاج اقدس کیسا ہے اور جب تک یہ نجانوں
تو آرام کیونکر آئے یہانسے رامپور تک برابر تار برقی بھی نہیں جو خبر منگواؤں
آج ۱۴ فروری کی ہے یہ خط بھیجتا ہوں اگر جواب آئے تو ۹ دن میں مجھکو اتنے دن
صبر کیونکر آئیگا الٰہی آج یا کل کوئی نوازشنامہ خداوند کا آجائے زیادہ حد ادب

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب [illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے کل صبح کو میں نے خط ڈاک میں بھجوایا دو امر و نکے تردد کی رفع کے
التماس تھی ایک یہہ کہ پھر کلکتے کو تشریف لیجائیگا یا نہیں دوسرے یہ کہ مزاج اقدس کیسا ہے
حسن اتفاق یہہ ہے کہ کل تیسرے پہر کو اخبار میں دیکھا کہ حضور نے بوجہہ ناسازی آب و ہوائے کلکتہ
شمول کونسل سے انکار کیا بارے اس سے خاطر جمع ہو گئی رہی مزاج مبارک کی حقیقت اوس سے
بھی فی الجملہ طمانیت ہو گئی یعنے عنایت نامے میں خیر خواہ کے خلاف دعا کوئی بات مندرج
نہتھی اسی عرضے میں یہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ سو روپئے بابت تنخواہ جنوری ۱۸۶۶ سنہ حال میں
نے پائے اور شکر درویش پروری بجالایا تم سلامت رہو قیامت تک دولت و عزت و جاہ
روز افزوں ہو

غالب

پنجشنبہ ۵ فروری ۱۸۶۶

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے کل صبحکو ۸ گہڑی سے دو دن چڑہے نوروز ہے
آج یہ قطعہ ہات تمام کر کے لکھہ کر حضور کے نذر بہیجتا ہوں

نوروز و مہ عید از ہم جا بسال
فرخندہ ز ایزد و خجستہ بفال

امید از این بہ بعد ہر روز دہر
ارزند دوام عمر و عز و اقبال

تم سلامت رہو قیامت تک
دولت و عز و جاہ روز افزوں

نجات کا طالب غالب
پنجشنبہ ۲۰ مارچ
سنہ ۱۸۶۶

حضرتِ ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

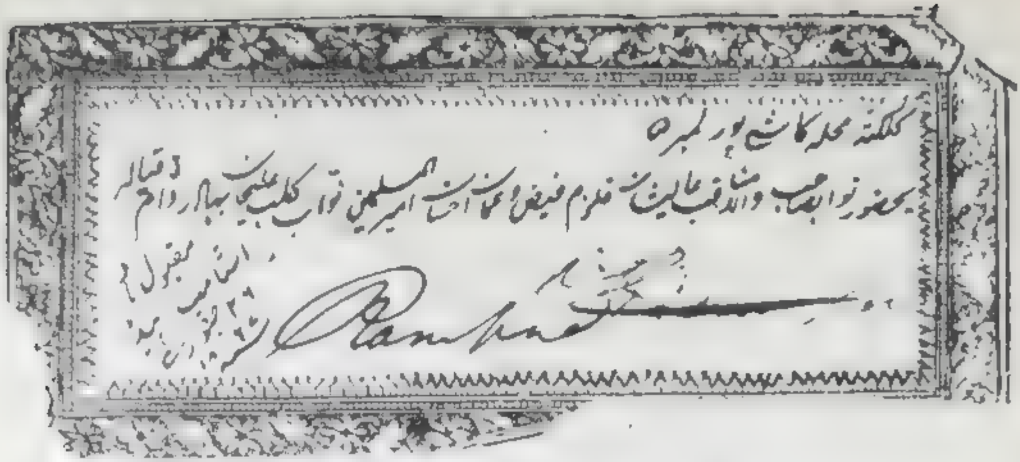
بعد تسلیم و تعظیم معروض ہے ہنڈوی ملفوفۂ نوازش نامہ کے ذریعہ سے سو روپیہ فروری کے تنخواہ کے وصول ہوئے ——

ایک رباعی بھیجتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ دبدبۂ سکندری کے آغاز میں اسکے چھاپنے کا التزام رہے ——

آں کس کہ بجسم ملک را جان باشد
آں کہ کہ بہ عدل ہم سلیمان باشد
آں کہ کہ بہ بخشش نعمان باشد
کی بندۂ او کلب علیخان باشد

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب
۶ اپریل ۱۸۶۶ء



۱ ۲۲ ۲۲ ۴

روانگی خط دہلی مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۸۶۷ء جو ۲۷ر جنوری ۱۸۶۷ء کو میرٹھ پہنچا اور
پھر ۳ر فروری ۱۸۶۷ء کو کلکتہ پہنچا مگر نواب موصوف وہاں سے روانہ ہو چکے تھے۔
اور خط مذکور ۶ر فروری ۱۸۶۷ء کو کلکتہ سے چلا اور ۸ر فروری ۱۸۶۷ء کو علی گڑھ پہنچا
اور وہاں سے ہوتا ہوا (بموجب قلمی تحریر) رام پور ۱۲ر فروری ۱۸۶۷ء کو پہنچا۔



حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی خاطر اقدس مین بگزرے ہم غالب بہ تعمیل احکام
مین کاہل ہے بصارت مین فتور آ گیا تہا مین رعشہ حواس مختل ناچار کاتب کی تلاش سے
شہر سر بسر ویران ہے کاتب کہان بارے ایک دوست نے کاتب نشان دیا آرزو کا
دیوان اشعار پر صاد کرکے اوسکو حوالہ کیا کل وہ اجزای منقولہ آئے آج بطریق پارسل
مع اصل عرضی کے ارسال کئے خط کاتب کا مجہکو پسند نہین آیا حضرت کو کیونکر
پسند آئیگا اغلاط اتنی تہی کہ مجہکو تحریر کے برابر محنت پڑی فارسی کی کلیات
کا شیرازہ کہولکر اجزا اوسکی احباب پر تقسیم کردیئے ہین جابجا اشعار پر صاد
کردیئے ہین وہ بہی میری انتخاب کے مطابق نقل ہو رہی ہین بعد اتمام وہ بہی
پیشکش کرونگا زیادہ حد ادب

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب
جمعہ ۱۰ ستمبر ۱۸۶۶

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے نمائشگاہ سراسر سرور رامپور کا ذکر اخبار میں دیکھتا ہوں اور خون جگر
کھاتا ہوں ہائے میں وہاں نہیں بالاخانے پر رہتا ہوں اتر نہیں سکتا ہاں جو آدمیوں نے
گود میں لیکر اتارا اور پالکی میں بٹھا دیا کہار لے چلا راہ میں نہ مرا اور رامپور پہنچ گیا کہاروں
نے جا کر بے نظیر میں میری پالکی رکھدی پالکی قفس اور میں طائر اسیر وہ بھی بے پر و بال نہ چل سکوں
نہ پھر سکوں جو کچھ اوپر لکھ آیا ہوں یہ سب بطریق فرض محال ہے ورنہ ان امور کے وقوع کی کہاں مجال ہے
بارے میں جشن کا قطعہ تاریخ بھیجتا ہوں اگر پسند آئے تو میں خوشنودی مزاج مبارک سے اطلاع پاؤں

[illegible]

تو دو عدد گھٹتی اور ۱۲۸۲ رہ گئے ہو المقصود اگر حضرت کی مرضی ہو تو دبدبۂ سکندری میں یہ تاریخ
چھاپی جائے تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

غالب

[illegible]

حضرت ولی نعمت آیہ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے آج پنجشنبہ ۱۶ ماہ اکتوبر کی دن کو بارہ بجے کھانا کھا کر بیٹھا تھا کہ توقیع
وقیع آیا پڑھتے ہی کانپ اٹھا اور عالم نظر میں تیرہ و تار ہو گیا اگر حضور کے
ارشادات کو بحث تعبیر کیا ہو تو مجھے جناب الٰہی اور حضرت رسالت پناہی کی قسم
اگرچہ فاسق و فاجر ہوں مگر وحدانیت خدا اور نبوت خاتم الانبیا کا بدل معتقد اور
بزبان معترف ہوں خدا و رسول کی قسم جھوٹی نکھاؤں گا انکا بحث سے مراد یہ
تھی کہ شعرائے ہند کے کلام میں جو غلطیاں نظر آتی ہیں یا ہند فرہنگ لکھنی والوں
کے بیان میں جو نادرستی اور باہم جو انکی عقول میں اختلاف ہے اوسمیں میں کلام
نہیں کرتا اپنی تحقیق کو مانی ہوتے ہوئے اور دوسرے مجھ بحث نہیں باہمہ ضعف حافظہ
آخر میں یہ بھی لکھدیا تھا کہ ان دونوں باتوں کو میں نہ مانا لیکن نہ فرہنگ لکھنی
والوں کے رائے بموجب بلکہ اپنی خداوند کے حکم کے مطابق یہ کلمہ موجب عتاب نہیں
ہو سکتا اور اگر اسکو گناہ سمجھا جائے تو آخر گنہگار ہوں کافر نہیں ہوں میں گناہ
معاف کیجئے اور نوید عفو سے مجھکو تقویت دیجئے تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کی
ہوں دن پچاس ہزار عفو کا طالب غالب

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے بموجب تحریر

میرزا رحیم الدین بہادر حیا کے فاضل

سطرنج باز کو خرچ دیگر روانہ کیا

تم سلامت رہو قیامت تک دولت و

عمر و جاہ روز افزوں

اسد اللہ بدستگاہ ۲۲ جولائی ۱۸۶۷ء

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے آپ کے غلام زرخرید یعنی حسین علی خاں کی منگنی ہو گئی اور اپنی
گھر میں ہوئی یعنی نواب احمد بخش خاں مرحوم کے حقیقی بھتیجے کی پوتی سے اور رجب کا مہینا
قرار پایا اب میری بڑھاپے اور میری مفلسی کی شرم آپ کے ہات ہے آنکھوں آپ سے
تو کس سے کہوں مدعا ضروری الاظہار تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن
پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب
۱۹ر اگست ۱۸۶۶ء

آن کیست کہ جسم ملک را جان باشد
آن کیست کہ مہر سلیمان باشد
آن کیست کہ بخشش بنوازش باشد
کس نیست مگر کلب علیخان باشد

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے عنایت نامہ عز ورود لایا اوسمین یہہ حکم مندرج پایا کہ حسین علیخان کی شادی کے باب مین خلاصۂ مکنون خاطر عرض کرون حکم بجا لاتا ہون اور عرض کرتا ہون مجملاً یہہ کہ مین درِ دولت کا گدای خاک نشین اور وہ آپکا غلام تفصیل یہہ کہ میری پاس نقد جنس اسباب املاک اور میرے گھر مین زیور زرینہ و سیمینہ کا نام و نشان نہیں ہے اودہار قرض کوئی دیتا نہیں آپ روپیہ عنایت فرمائین تا یہہ کام سرانجام پائے اور بوڑھے فقیر کی برادری مین شرم رہ جائے دوسری بات یہہ کہ سو روپیہ ماہ آپکے سرکار سے بطریق خیرات اور ۶۲ ر ۸ مہینا انگریزی سرکار سے بعوض جاگیر پاتا ہون عالم الغیب جانتا ہے کہ اسمین بڑی مشکل سے گزارا ہوتا ہے بہو کو کہانسے کھلاؤنگا حسین علیخان کی کچھہ تنخواہ مقرر ہو جائے لیکن توقیع تنخواہ اوسکے نام جاری نہو بلکہ اوسکی زوجہ حسن جہان بیگم بنت اکبر علیخان کے نام وہ تنخواہ مقرر ہو اور اوسکی مہری رسید سے ملا کرے نذر معروض دیگر مقدار اور تنخواہ کی مقدار جو خداوند کی ہمت اور اس کنگال اپاہج کی قسمت زیادہ حد ادب ہے تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب ۵ ستمبر ۱۸۶۶ء

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے عنایت نامہ عز ورود لایا اللہ اکبر حضرت نے غمخواری و تفقد
درویش نوازی کو اوس پایہ پر پہنچایا کہ شاہان عجم میں سلطان سنجر نے اور
شاہان ہند میں شاہجہان نے ملازموں کی اتنی پرسش اور نوازش کی ہوگی
باقر علیخاں کی شادی نواب ضیاء الدین خاں کے ہاں ہوئی اونہوں نے کہانے جوڑے
کے دو ہزار روپیہ دیئے اور میری زوجہ نے پانسو روپیہ کا زیور لگا کر
پچیس سو روپیہ صرف کئے حسین علیخاں کا سہرا یعنے اکبر علیخاں
اپنی خاندان کا ہے لیکن امیر نہیں نوکری پیشہ ہے اب یہ میں
کیونکر عرض کروں کہ مجھے کیا دو سایل ہوں یہ رسم نہیں کہ سایل

مقدار سوال عرض کرے حال معاش شادی خاندان لکھدیا ہے دو ڈہائی
ہزار میں شادی اچھی ہو جائیگی لیکن یہ بہت بہ عرض کرتا ہے کہ میرا
حق خدمت اتنا نہیں کہ اسقدر مانگ سکوں جو کچھ دوگے اوسمیں شادی
کر دونگا زیادہ حد ادب سے تم سلامت رہو قیامت تک دولت و عز و جاہ روز افزوں
نجات کا طالب غالب معروضہ ۲۳ جمادی الاول سنہ ۸۳ مطابق ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ فرد وارد ہمایوں منشور

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے دبدبۂ سکندری میں حضرت کے مزاج کی
ناسازی کا ذکر دیکھ کر جو مجھ پہ گزری میرا خدا جانتا ہے
مگر یہ بڑی بات ہے کہ اسی ذکر کے ساتھ افاقت و رفع مرض کی
بھی نوید مندرج تھی توقع ہے کہ حضرت مفصل حال مرض کے پیدا
ہونیکا اور پھر رفع ہونیکا اور فی الحال مزاج اقدس کیا ہے
میر منشی کو حکم ہو جائے کہ حضور کی زبانی خط میں مجھے لکھ بھیجیں

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب
غالب

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے ایک قطعہ ا
شعر کا بھیجتا ہوں حضور ملاحظہ
فرمائیں مضامین کے طرز نئے کا
انداز نیا دعا کا اسلوب نیا زیادہ
حد ادب ے تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب
غالب
[illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے آج روز شنبہ یکم ماہ رمضان مبارک ۱۲۸۲ھ ہے بہ اتفاقِ تقویم و نگارش جنتری ۷ روز روزہ رکھا اور روز ناپیدا ہے غلظت ابر و شدت سرما۔ چونکہ دھوپ کو نظر بھی نہیں آتی ناچار دن رات آگ تاپتا ہوں اور ہر وقت سینکتا ہوں رقم

ماہ صیام میں سلاطین و امرا خیرات کرتے ہیں اگر حسین علیخاں بیتم کی شادی ہے اسے صیغہ میں ہو جائے اور اس بوڑھے اپاہج فقیر کو روپیہ ملجائے تو اس مہینے میں تیاری ہو رہے اور شوال میں رسم نکاح عمل میں آئے اور چونکہ اس ماہ مبارک میں در فیض باز اور سال انگریزی کا بھی آغاز ہے وہ پچیس روپئے مہینا جو زبان مبارک سے نکلا ہے جنوری ۱۸۶۶ء سے بنام حسین علیخاں ان کو جاری ہو جائے تو مجھ گویا دونوں جہان مل گئے۔ تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

لکھا ہوا یکم رمضان اور بھیجا ہوا ۲ رمضان کا

نجات کا طالب غالب

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے شوق قدمبوسی نے تنگ کیا جب دیکھا
کہ کسیطرح جا نہیں سکتا ناچار اپنا نقشہ اُتروایا اور خدمت عالی
میں روانہ کیا جب تک ہم جیتے ہیں تب تک اس صورت سے حاضر
رہیگا زیادہ حد ادب

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

نجات کا طالب غالب
[illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے آج یوم پنجشنبہ ہے کہ توقیع وقیع مع خبر ورود نو یادی معہ
لکھنؤ کی روپے کی تعداد سے شنبہ ۲۶ اسد روپیہ مع مقبول آیا ہے جواب
جلد نہ لکھنے کی وجہ یہہ ہے کہ مین گرمی کی شدت کی سبب سے اور اختلال
کہ جو لازمہ موسم برسات ہے بیکار محض ہوگیا ہون مطلق کچھ لکھ نہیں سکتا
اور کوئی ایسا شخص کہ جس سے کچھ لکھواؤں ان چار روز مین میرے پاس نہیں آتا
آج اسوقت ایک دوست آ گئے ہیں اونسے مین یہہ عریضہ لکھوا لیا — میرا
سابق کی عریضے کے ساتھ تہنیت کا قصیدہ حضور مین بھیجی ہے اوسکی رسید
میں مرقوم نہ تھی مجکو اندیشہ ہے کہیں وہ لفافہ ڈاک مین تلف ہوگیا ہو اگر اوسکی رسید سے اطلاع پاؤں
تو دلجمعی ہو جائے ۵ تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

۲۸ شعبان ۱۵

باسمہ سبحانہ

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے کل منشور عطوفت عزّ صدور ۱۱ اگست ۱۸۶۸ء کا جو کہ سو روپیہ
بذریعۂ ہنڈوی وصول پایا تین التماسیں سابق پیش ہوئی تھیں جواب
پہلے برخوردار نواب مرزا خاں کی تحریر سے اور پھر جناب مظفر حسین خاں بہادر کے
خط سے ان خواہشوں کے منظور و مقبول ہونے کی نوید پائی ان شاء اللہ الکریم
حسب ارشاد حضور اسی برس میں آمد زمستان یعنی نومبر و دسمبر میں میرا قرض
بھی ادا ہو جائیگا اور حسین علی کی شادی بھی ہو جائیگی اور اوسکیواسطے
اوسکی زندگی تک تنخواہ جدا گانہ مقرر ہو جائیگی ع با کریمان کارہا
دشوار نیست ۵ عرضداشت ہوا خواہ اسد اللہ معروضہ ۱۳ ماہ اگست ۱۸۶۸ء

تم سلامت رہو قیامت تک
دولت و عزّ و جاہ روز افزوں

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تقدیم مدارج تسلیم معروض ہے توقیع رافت عز ورود لایا مین
نے ہنڈوی ملفوفہ کے ذریعہ سے بابت تنخواہ اگست ۱۸۶۸ سو روپیہ وصول پایا

نکہوں آپ سے تو کس سے کہوں

مدعای ضروری الاظہار

پیرو مرشد حسین علیخان کے سسرال والوں کا بڑا تقاضا ہے زندگی تشکل ہو
گئی ہے بطریق شیئاً للہ سوال مختصر یہ ہے ہ جو حضرت کے مزاج مین آوے وہ عطا
ہوے اور حسین علیخان کے نام جداگانہ تنخواہ مقرر کردیجے لیکن یہ دونون امر جلد
بکر جائیں ۵ تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار زیادہ حد ادب

عرضداشت نجات کا طالب اسد

۲۸ ۱۸۶۸

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے آج شہر میں شہرت ہے کہ حضرت امیر [illegible]
مفتی صدر الدین مرحوم کی زوجہ کو پانسو روپیہ نقد جنکی تجہیز و تکفین کیواسطے
رامپور سے بھیجے ہیں فقیر کو بھی توقع ہے کہ میرے مرے بعد گور و کفن بھیجا جاوے
میرزا جلال اسیر کہتا ہے ع جرعۂ لطف تو بعد از ما باما خواہد رسید میں نے کل
نواب مرزا خان کو لکھا ہے خدا جانے وہ حضرت کی نظر سے گزری یا نگزری اوس خط میں
میں نے زوجۂ مفتی جی کا حال یہ لکھا ہے کہ وہ لاولد ہے اور سات آٹھ روپیہ کا کرایہ کے
مکانات اوسکے تحت میں ہیں امین الدین اوسکا بھانجا ہے مفتی جی کا کوئی نہیں ہے
اب اپنی حقیقت عرض کرتا ہوں آخر عمر میں تین التماس ہیں آپ سے ایک تو
یہہ کہ میں ہزار بارہ سو روپیہ کا قرض رکھتا ہوں چاہتا ہوں کہ میری زندگی میں
ادا ہو جائے دوسری التماس یہہ کہ حسین علیخان کی شادی آپکی بخشش خاص سے ہو جائے
اور یہہ سو روپیہ مہینا جو مجھکو ملتا ہے اوسکے نام پر اوسکی عین حیات قرار پائے
یہہ تینوں خواہشیں خواہ میری زندگی میں خواہ میرے بعد اجرا پائیں تم سلامت رہو
قیامت تک دولت و عز و جاہ روز افزون

روز شنبہ ربیع الثانی ۲۷ جو کہ سال حال [illegible]

حضرت ولی نعمت آیہ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے کہ کل عریضہ مشعر رسید تنخواہ نومبر ۱۸۶۸ء ارسال کر
چکا ہوں آج بہ اظہار ازروئے اضطرار وافتقار پھر یہ عرض لکھتا ہوں حالی میرا
تباہ ہوتے ہوتے اب یہ نوبت پہنچی کہ آپکی تنخواہ میں سے ملتے ۵ روپیہ بچ
سے روپیہ کا چوتھا ماہوار کا شو نسہ ماہ دیتا مجملاً آٹھ سو روپیہ ہوں
تو میری آبرو بچتی ہے ناچار حسین علی کی شادی اور اسکے نام کی تنخواہ سے
قطع نظر کی اب اس بابت میں عرض کروں کیا مجال کبھی نہ ہوں گا آٹھ سو
روپیہ مجکو اور دیجے شادی کیجے میری آبرو بچ جاے تو غنیمت ہے برخوردار
نواب مرزا خاں کے خط میں یہ حال مفصل لکھا ہے وہ عرض کریگا مختصر یہ ہے
اب میری جان اور آبرو آپکے ہاتھ ہے مگر حضور جو عطا فرمانا ہے جلد
ارشاد ہو زیادہ حد ادب

تم سلامت رہو قیامت تک
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار



حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہے بہت دن ہوئے ہر برخوردار نواب مرزا خان نے مجکو مبارکباد لکہی تہی ہر حضور نے تیری قرض کے ادا کرنیکی نوید دی ہے اور مقدار قرض پوچہی ہے سو مین نے اونکو لکہہ بہیجا تہا ہر آتہہ سو روپئی مین میرا قرض تمام ادا ہو جائیگا اسس تحریر سے یاد دہانی منظور ہے زیادہ حد ادب

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

نجات کا طالب
غالب
۱۸ مئی ۱۸۶۸
[illegible]
صبح پنجشنبہ

جنون نے چھوڑا کا تسکر کیا تو کہتی ہیں
کہاں کو چھوڑ کے جاؤ گی آستاں میرا

تنفس نفیس بڑھا دیا اور برخاستہ کو بجبر اوٹھا دیا صبح صادق
سے پہلے یعنے دم تین گھڑی رات رہی اوٹھتی اور ضروریات سے
فراغت کرتے وضو کے مراسم بجالاتے جب موذن اذان دیتا جماعت
کے نماز پڑھتے رفع حوائج ضروری کو برخاستہ کے بعد مقدر چھوڑ
جانا بلاغت ہے یعنے اس وقت کے افعال بول و براز ہیں
انکا ذکر مکروہ طبع ہے عموماً اور بہ نسبت بادشاہ حضور کے
عموماً خصوصاً اور یہ جو فقیر تنفس نفیس کو غلط کہتا ہے یہاں
ایک دقیقہ ہے یعنے بہت کام ایسے ہیں کہ آدمی آپ بھی کر سکتا ہے
اور خادم سے بھی لے سکتا ہے مثلاً چلم چراغ دھرنا یا
پاخانے میں لوٹا لے جانا اور بہت کام ایسے ہیں کہ ہر شخص
کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں دوسرا کیا جا نہیں کر سکتا مثلاً
حقہ پینا یا پاخانے جانا سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا یہی سے
قسم سبب بیں افعال مشترکہ میں تنفس نفیس لکھ سکتے ہیں
اور ان افعال مخصوصہ میں تنفس نفیس کی قید لغو اور بیچ اور
پوچ

برہان قاطع کا ایک صفحہ جس کے حاشیہ پر مرزا غالب نے اغلاط کو لکھ کر قاطع برہان کے نام سے چھپایا

از نواحی فلسطین و آن جائی است که بدر وازهٔ آن عیسی بن مریم دجال را قتل خواهد کرد ۰ (بہ)

(لدرولا) بفتح لام و سکون دال بی نقطه و ضم زای لرزیده و واو مفتوح نام قلعهٔ است در هندوستان ۰ (کب)

(لرزه) حاصل بالمصدر لرزیدن ۰ (بہ)

(لست) بفتح لام بر وزن مست بمعنی معیوب و نیکو باشد و هر چیز نرم را نیز گویند ۰ (کب)

(لشکر) سپاه و عسکر معرب آن ۰ (بہ)

(لشکر شکن) شکنندهٔ لشکر ۰

(لشکرگاه) جای لشکر باشد ۰

(لشکرکشیدن) مقابله مستعمل جنگ شدن ۰

(لشکری) سپاهی ۰

(لصف) بفتح لام و صاد بی نقطه و سکون فا ریشه‌ای باشد که آن را اکبر میگویند و آچار آن بغایت معروف میشود ۰ (کب)

(لعاب لعل) کنایه از آفتاب باشد ۰

(لعبتباز) بازیگر را گویند ۰

(لعل با طبرزد جفت کردن) کنایه از حرف زدن و سخن گفتن شیرین و رنگین است (حی) ۰

(لقا) دیدار کردن کذا فی الصراح و فارسیان بمعنی روی و چهره استعمال نمایند (بہ)

(لقب) بالتحریک نامی که دلالت بر مدح و ذم کند ۰ (مر)

(لقمه) بالضم مقدار طعامی که بیکبار در دهن نهند ۰ (بہ)

(لنگوته بستن) کنایه از ترک دنیا گفتن و عزلت گرفتن ۰ (بہ)

لغت لشکر و لشکرشکن و لشکرگاہ و لشکرکشیدن و لشکری کے تعلیم کے واسطے [illegible] ہر ایک میں کرنے عام [illegible] ہوگا [illegible] ایک معنی نہ جانا ہر گاہ لشکر کو لغت ہندی نہ جانا اور ہر لشکر کو اور عسکر کو معرب جانا [illegible] لفظ معرب ہے اس میں اتفاق ہے [illegible] ہندی ہوتے یار [illegible] کن شخص تھا اور یہ کیا خوش قسمت تھا کہ اسکو [illegible] ہندی دیکھتا ۱۲

مرزا غالب نے چند متفرق خطوط جو نواب علاؤالدین علائی، قاضی عبدالجمیل، میر مہدی مجروح اور شاگرد رشید منشی ہرگوپال تفتہ کو لکھے اس کے علاوہ بھی ایک دو خط ملاحظہ ہوں۔

[illegible]

سنئیے طرح بسکون رای قرشت بمعنے قریب ہے لیکن اردو میں یہ لفظ مستعمل نہیں
وہ دو دیگر لغت ہے طرح بہ حرکت رای قرشت بروزن فرح اور سکون بسکون رای جہلہ
و نا عوام کا منطق ہے معاذ اللہ اگر تقریر میں اسطرح یعنے بسکون بولوں تو زبان اپنی
کاٹ ڈالوں چہ جائیکہ نظم میں لاؤں ... زمین طرح کی بسکون ہی اور
بمعنے روش و طرز نظم ہے یہ افتحینیں ۱۲
افسانہ نہیں داستان کہتے ہیں معنے الگ نو رستم کے باپ کا نام اور وہ علم ہے دو معنے دیگر یعنی
آواز خورش اور یہ جو بلبل کو ہزار داستان کہتے ہیں شوقی اور فرومایہ لوگ کہتے
ہیں صحیح ہزار دستان ہے یعنے بہت طرح کی آواز میں بولتا ہے ۱۲
جناب مولوی احمد حسن حبیب حرمت کو میرا سلام پہنچے یکشنبہ ۲۴ اگست ۱۲

غالب

بسلبور محکمہ منصفی — ارشاب بیڈ — یکشنبہ ۳۰ اگست

بخدمت قاضی صاحب مخدوم مکرم مظہر لطف و کرم جناب قاضی عبدالجمیل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ موصول

یہ تحریر اس خط کا حصہ ہے جو مرزا غالب نے منشی شیو نرائن کو آگرہ میں روانہ کیا اور
اس دیوان ریختہ کا ذکر ہے جو انھوں نے چھاپنے کے لئے روانہ کیا۔ عبارت ملاحظہ ہو

صاحب میں تمہارا گنہگار ہوں تمہاری کتاب میں نے دبا رکھی ہے
تیری کوشش اور محنت سے اسکو وہاں نہ چھپنے دیا اور منگوا لیا
آج بیر کے دن ۲۵ جون کو پارسل کے ڈاک میں روانا کیا ہے
تو اب میری تقصیر معاف کرو اور مجھ سے راضی ہو جاؤ اور اپنی رضامندی
کے مجھے اطلاع دو یہ کتاب یعنی دیوان ریختہ تمکو میں نے دے ڈالا
اب اسکے مالک تم ہو میں نہیں کہتا کہ چھاپو میں نہیں کہتا کہ نہ چھاپو
جو تمہاری خوشی ہو سو کرو اگر چھاپو تو بیس جلد کا خریدار مجکو لکھ دو
اور چھاپا میرا میاں ذرا تصحیح کا بہت خیال رکھیو ۱۲

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد ادائے مراسم تسلیم سوچتا ہوں کہ کیا لکھوں ہے ہے میں کیوں جیتا رہا جو صاحبزادہ محمد حسن خاں کے مرنے کی خبر سنوں اور خداوند نعمت کو تعزیت کے کلمات لکھوں میں نیم جان مرا ہوں اور وہ نوجوان مر جائے سرو چمن سروری افتادہ ز پا ہائے حضرت کے رنج و اندوہ کا تصور اور مار ڈالتا ہے دوسرے محرم کو صاحبزادی علی بخش خاں صاحب کی مری تیسری کو یہ واقعہ ہوش ربا پیش آیا یہ تو آپ کا فرزند دلبند تھا جو اس کا غم ہو وہ بجا ہے ہر فقیر جانتا ہے علی بخش خاں کے مرنے کا بھی حضرت کو بڑا رنج ہوا ہوگا ایسے کارگزار دیانت دار ہوشمند مزاج داں کہاں پیدا ہوتے ہیں بہر حال رضینا بقضاء اللہ حضرت کے سامنے صبر و ثبات و تسلیم و رضا میں کلام کرنا ادریس کو حکمت پڑھانا اور خضر کو راہ بتانا ہے تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

[illegible] ۱۸ [illegible]
نجات [illegible]

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

بعد تسلیم معروض ہی منشور کرامت ظہور عز ورود لایا سو روپیہ
بابت تنخواہ ماہ اگست ۱۸۶۶ء معرض وصول میں آیا نثر نثرہ نثار سے
اوراق ۲۴ ستمبر ماہ حال کو ارسال ہوئے ہیں نظر انور سے گزرے ہونگے
اردو کا دیوان ایک شخص کو دیا ہی فارسی دیوان کا شیرازہ کھول کر
چند شخصوں کے حوالے کیا ہی بعد اتمام تحریر نذر کیا جائیگا نواب ضیاء الدین خان
کا مجموعہ نثر و نظم فارسی اردو سراسر دیکھا ہوا میرا جو اونکی کتابخانہ
میں تہا غدر میں لٹ گیا بعد غدر ذوق شعر باطل اور دل افسردہ ہو گیا ہاں
غزلیں فارسی ہندی جو لکہی ہیں اونکا انتخاب ہی پہنچیگا ۷ تم سلامت رہو ہزار
برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

جناب عالی وہ غزل جو کہا رہا یا تہا وان پہنچی جہاں اب میں جانے والا ہوں یعنی عدم معلوم ہو کہ

گم ہو گئی سے گہات میں نہ بار آرکے ہمیں غیر دکہلی عنگ رکے تقدیم و تاخیر مصرعین

کرکے رہنی دو اسمیں کہنے سقم نہیں مرغابہ آر کا ہتہو نکا لفظ ہے میں اسطرح کی الفاظ

سے احتراز کرتا ہوں مگر جو کہ وزن نیست ہمیں ۔ لفظ صحیح ہے مضایقہ نہیں ۲

قطرہ کا ہے اس مطلع میں خیال ہی دقیق مگر کوہ کندن و کاہ برآوردن یعنی لطف زیادہ

نہیں قطرہ نکلنی میں بے اختیار ہے بعد نکلنے برہم زدن ثبات و قرار ہے حیرت انا لئے

حرکت کرتے ہیں قطرہ می افراط حیرت سے ٹپکنا بہول گیا برابر برابر بوندیں جو تہم کرہ

گئیں تو بیالی کا خط تہہ بصورت اوس تاگے کے بن گیا جسمیں موتی پروئے ہوں ۳

سے لیتا نہ اگر دل ہے بہت لطیف تقریر ہے لیتا کو ربط ہے جیسے سے کرتا مربوط

ہے آد و فغاں سے عربی میں تعقید معنوی اور لفظی دونوں معیوب ہیں فارسی میں تعقید معنوی

عیب اور تعقید لفظی جائز بلکہ فصیح اور ریختہ تقلید ہے فارسی کی حاصل معنی مصرعین یہ

اگر دل تمہیں نہ دیتا تو کوئی دم چین لیتا اگر نہ مرتا تو کوئی دن اور آہ و فغاں کرتا ۴

منا ترا اگر نہیں ہے یعنی اگر ترا ملنا آسان نہیں تو یہ امر مجہ پر آسان ہے خیر ترا ملنا آسان نہیں

نسہی نہ ہم مل سکینگے نہ ملیگے اور مل سکینگا مشکل تو یہ ہے کہ وہی ترا ملنا دشوار بہی نہیں

[illegible]

سچ ہوا قاصد مکتوب الیہ کو دیکہ کر وارفتہ و شیفتہ ہو گیا کیسا خط کیسا جواب

دیوانہ بنکے نہ بھاگا جنگل کو چل دیا اب عاشق اس واقعہ کے وقوع کے بعد ندیم سے کہتا ہے اگر

قیامت تو مقدور ہے کسیکے بنائے کیا خیر ہم تجہسے کچہ کلام نہیں لیکن اگر نامہ بر

کہیں ملے تو اوسکو میرا سلام کہیو کہ کیوں صاحب تم نے کیا دعویٰ عاشق نہ بنا کہتے ہی اور انجام

کار کیا ہوا ہا جواب کا طالب غالب

سے ام جون سنہ

میری جان خط نہ بھیجو اور میرے خط کا انتظار کرو اسکی وجہہ میں نہیں سمجھا
تمہارا خط آیا اور میں جواب لکھوں تو گنہگار ہونگا نواب یوسف علیخاں ناظم کا
دیوان میرے پاس کہاں تو انتخاب زنبیل ارمغان مجھے ایک ورق بھی نہیں بھیجا
یہاں کچھ بکتے آ گئے ہیں میں نے ایک سحل لیکر نواب مصطفیٰ خانکو جہانگیرآباد
بھیجا تھا اب محمد بخش اور میر جی سے کہدونگا اگر کہیں لا دیا تو ایک جلد
میر سرفراز حسین کو بھیجدونگا توقع نوکری کا حال مجکو مفصل معلوم ہے یہ
بھی بادشاہ تنخواہ ہوئی ہے کہ روپیہ دیکر نوکر لیں اور کہیں ۱۰ مہینے نذرانہ
دیا ہے بشرط نوکر ہو جانیکے برس چھہ مہینے تک اپنا دیا ہوا روپیہ مسترد
کرنا ہوگا نوکری مفت میں بقدر ہمدگر اور بقدر سرنوشت ہے کون کہیگا
فلانے کا مقدر جو ہے کون کہیگا ہر ایک کا تقدیر مقرر ہے یہ مسئلہ تھا
کہ مذہب نہیں تو ئے بھی مقدر کو سرنوشت لکھتا ہوگا تمکو تردد

کیوں نہ ہوا جوان مرد جوان بخت جوان دولت جوان عمر جوان سال جوان خرد جوان برگ
یہ الفاظ مقررہ اہل زبان ہیں کبھی مقلوب و معکوس نہیں آتے اور اخبار میں بادشاہ کے مرنے کی خبر
نہیں دیکھی مگر ہر کہیں سے تصدیق نہیں ہوئی نرندر سنگھ راجہ پٹیالہ بے تکلف مر گیا مسجد جامع کے
واگذاشت کی خبر مشہور ہے اگر سچ ہو جائے تو کیا مضائقہ ہے شاہ اودھ کے املاک کی بھی واگذاشت کی
خبر ہے تو پھر اب اور کیا لکھوں سرراہ کے منڈیر کے پاس جو تخت بچھا ہے اوس پر بیٹھا ہوا دھوپ
کھا رہا ہوں اور خط لکھہ رہا ہوں بس اب یہ لکھنا باقی ہے کہ مجتہد العصر کو دعا اور میر افضل علی صاحب
کو دعائیں صبح پنجشنبہ ۲۷ جمادی الاول ۲۰ نومبر سال حال



جناب قاضی صاحب کو میری بندگی پہنچے مکرمی مولوی غلام غوث خان بہادر میر منشی
کا قول سچ ہے اب کیا تندرست ہوں پھوڑا پھنسی زخم جراحت
کہیں نہیں مگر ضعف کی وہ شدت ہے ہم خدا کی پناہ ضعف کیونکر
نہو برس دن صاحب فراش رہا ہوں ستر برس کی عمر جتنا خون بدن میں
تو بے مبالغہ آدھا اس میں سے پیپ ہو کر نکل گیا سن عمر
کہاں جو اب پھر تولید دم صالح ہو بہر حال زندہ ہوں
اور ناتواں اور آپکی پرستشہای دوستانہ کا ممنون احسان
والسلام مع الاکرام نجات کا طالب غالب
دوشنبہ ۱۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۰ مطابق ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۶۳

پیر و مرشد کیا حکم ہوتا ہے احمق بنکر چپ ہو رہوں یا جواز ردی کشف تعیینے مجھ پر جا ہوا ہے وہ
کہوں اول رجب میں نوازشنامہ آپ نے کب بھیجا آخر میرے پاس پہنچ ہی گیا یہ جواب بھیجا
اگر نہ آنا سمجھا ہوتا تو وہ بھی پہنچ گیا ہوتا بہر حال محبت کے گرمی ہنگامہ ہے یہ جملہ محض آرائش
عنوان نامہ ہے سہ مدت دراز با کراینہم غنیمت است بندہ ارونکا اخراج نہیں اور اہل شہر کے
آباد ہو سکنے کی نہ اوس صورت پر ہیں ہے جیسی اور کہیں تھی اور جگہ سنا ہے منجملہ ضروریات
ریاست ہے یہاں قہر الٰہی ہے مشاہرہ تباہی ہے خاص میری پنسن کے باب میں گورنمنٹ سے رپورٹ
طلب ہوئی ہے اثبات روزگار میرا ہے یہ بھی ایک بات عجب ہوئی ہے رپورٹ کے روانگی کے دیر سے
چند روز اور بھی قسمت کا پھیر ہے دلی علاقہ لفٹنٹ گورنری سے انقطاع پاگئی اور احاطہ پنجاب
کے تحت حکومت آگئی رپورٹ یہاں سے لیے ہو اور لاہور سے کلکتے جائیگی اور اس طرح پھیر کھا کر نوید حکم
منظوری آئیگی فعل لازم کو جب متعدی کیا جاتا ہے تو پہلے مضارع میں سے مصدر بنانا چاہیے
گشتن مصدر اصلی گردد مضارع گردید مصدر مضارعی گرداندن وگردانید مصدر متعدی موافق
اس قاعدے کے کردن کا متعدی کنانیدن وکنانیدن ہے نہ کراندن کراندن تو کرانی کی فارسی ہے
جیسے چلنے کی فارسی چلیدن اور یہ شوخی طبع وظرافت ہے نہ اسمیں صحت ہے نہ فصاحت ہے

کراندن غلط اور کنانیدن صحیح گشتن کو گشتاندن اور رُستن کو رستاندن نہ کہینگے بلکہ گردیدن دروئیدن
بنا کر گرداندن در ویاندن لکھینگے بلغا کے کلام میں کردن کا متعدی شاید کہیں نہ آیا ہو اگر آیا ہوگا تو کنانیدن
آیا ہوگا کراندن ٹکسال باہر ہے ۱۲ تذکیر و تانیث کا دایرہ بہت وسیع ہے دہی بعض کہتے ہیں دہی اچھا
بعض کہتے ہیں دہی اچھی قلم کوئی کہتا ہے قلم ٹوٹ گیا کوئی کہتا ہے قلم ٹوٹ گئی فقیر دہی کو مذکر بولتا ہے
اور قلم کو بھی مذکر جانتا ہے علی ہذا القیاس شنگرف بھی مذبذب ہے کوئی مذکر اور کوئی مونث کہتا ہے میں تو شنگرف
کو مونث کہونگا خلاصہ یہ ہے اس ہیچمداں کے نزدیک کردن کا متعدی کنانیدن ہے اور شنگرف مونث ۱۲
خداوند آئین بندہ پرور نے بہول کیا کہ وہ گاہ وگاہ نامہ و پیام بھیجتے رہو کیا میں یہ نہیں لکھ سکتا ہوں میں نے اسی عرصہ میں
دو خط بھیجے اور آپ نے ایک کا جواب نہیں لکھا ہاں یہ عرض کرتا ہوں آج مجھکو آپ کا خط آیا اور میں نے پڑہا اور ہر جواب
لکھا سچ تو یہ ہے ڈاکمیں اکثر خطوط تلف ہوتے ہیں بیرنگ پر ضایع ہونیکا گمان کم ہے اس دستور کا باور اور پابند
میں ہوتا ہوں یہ خط بیرنگ بھیجتا ہوں آپ بھی اب جب کبھی بالفرض محال خط بھیجیے تو بیرنگ بھیجیے زیادہ حد ادب
عرضداشت غالب نگاشتہ چہار شنبہ سیوم شعبان و نہم اپریل سال حال ۱۲

حضرت ولی نعمت آیۂ رحمت سلامت

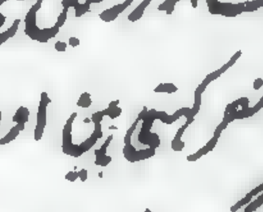
بعد تسلیم معروض ہی ایک عرضداشت بھیج چکا ہوں اوسکا جواب نہیں پایا امیدوار ہوں کہ
اس عرضداشت کے جواب سے محروم نہ رہوں کل دو گھڑی دن رہی تھا کہ سنا کہ عالیجناب نواب مہدی علیخان بہادر
سوار ریل آتی ہیں اور اپنی محلے میں ٹھہری ہیں کہا نا کہا کر فوراً سوار ہوا وہان جا کے سنا کہ نواب صاحب
ریل کے اسٹیشن پر گئی ہیں گھنٹا بھر بیٹھا رہا کہ حضرت کے آگے غازی آباد کی اسٹیشن پر سے
سوار ہوتی تھی اب ولی محمد سوداگر کو ٹھی کے پاس سے جو بیگم کے باغ کے عقب ہے نیا اسٹیشن
قرار پایا ہی سو صاحبزادہ صاحب نے آپکی حضور میں اطلاع کے ہی دیکھیے حضرت غازی آباد سے
سوار ہوتے ہیں یا شہر میں سے، اس سال غدر کی مجکو اپنی روز روز و وقت درد سے اطلاع
بخشیں اور اس عرضے کا جواب جلد عنایت ہو، فقیر بیسروساماں اپنا ساماں در
گزر رہی...... حضرت کے توجہ باطنی جو ہمیشہ میری مصلح حال اور افزائش عز و وقار
کے کفیل ہے بعد اداے شکر الٰہی اوسکا سپاس بجا لاتا ہوں پنشن از غدر گورنمنٹ
کے دربار میں، پارچہ اور جیغہ سرپیچ مالاے مروارید تین رقمین جواہر کی مجکو
ملتی تہین بعد غدر اگرچہ پنسن اور دربار بحال رہا لیکن خلعت موقوف ہو گیا نواب

(آلگون) بر وزن و معنی وارون و نگون باشد چه
وارون سرنگون را گویند •
(آلکیش) بکسر ثالث و سکون تحتانی و شین قرشت
بمعنی در آویخته باشد چه آلک را آکیشید یعنی اندر آویخت
و چیزی در چیزی زده و دراز کرده را نیز گویند و بمعنی دراز
کردن و در آویختن بچیزی هم هست •
(آلگین) بر وزن آبین بمعنی مالامال و پر و آغشته و آگنده
باشد و بمعنی فربه نیز آمده است که نقیض لاغر باشد •
(آل) بسکون لام بر وزن زال سرخ نیم رنگ را گویند
و نام مرضی است مهلک که زنان نوزاییده را ناگاه عارض
میشود و اعتقاد عوام آنست که جنی باشد بدین نام که
مزاحمت بزنان نوزاییده میرساند و نوعی از ماهی هم هست
و در عربی سراب را گویند و آن بخاری باشد آب نما و بمعنی
اولاد و عشیرت و قوم هم آمده است و چیزی که مانند سراب
در صبح و شام از دور نمایان میشود و بترکی مهر رنگین
پادشاهان باشد و امر بستن هم هست یعنی بستان
و در هندی نام درختی است که از بیخ آن رنگ سرخی حاصل
شود مانند رنگ روناس و الوان جامه رنگ کنند و در دواها
نیز بکار آید
(آلا) بر وزن کالا بمعنی اول آل است که سرخ نیم رنگ باشد •
(آلاس) بسکون سین بی نقطه زغال و انگشت را گویند •
(آلاله) بفتح لام بمعنی لاله و شقایق باشد و بفتح همزه
هم درست است •
(آلان) بر وزن پالان نام ولایتی و نام محله ایست
و بعضی گویند شهریست در ترکستان و نام کوهی هم هست •

ن
ملو
نارا
سیب
اشد
ست و
شده
دراب
معنی
ست و
نرشت
باشد و
رویند •
اطه دار
رابدان
اچیزی
رلحاف و
رنجامه

سند غالب بنام ذکی مع مہر و دستخط

سبحان اللہ سارے فلک کے لکھنے کا کس وقت میں اتفاق
ہوا ہے کہ میں نیمجان چند روز کا مہمان ہوں مہینا بھر سے
غذا بالکل مفقود صرف گوشت کے پانی پر مدار ہے
اور اٹھنا دشوار اگر اوٹھوں تو دوران سر سے گر پڑوں
۲ سید محمد زکریا خان نسب میں سید امیر زادہ عالی
خاندان انکے بزرگ وزارت کا منصب پاچکے ہیں
جاگیر ایک تھی پھر بعوض جاگیر پنسن مقرر ہوا انعہدا
یہ شخص بذات خود نیک اور صاحب علم اور متواضع
اور دانشمند اور نیک طینت اور رنگین طبع معنے سے
طبیعت کو علاقہ اچھا ہے شعر کہتے ہیں اور خوب
کہتے ہیں اس فن میں میرے شاگرد رشید ہیں ——
اسد اللہ خان غالب ۔



لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کل ۱۲ بجے پر چار بجے دربار تھا حکم سب درباردارونکو پہنچ

گیا تھا میں نواب مہدی علیخاں صاحب کو رخصت کر کے گھر آیا [illegible] کے بعد دربار میں گیا

خیال تھا کہ ملاقات ہوگی ایک رباعی کاغذ مذہب پر لکھی ہوئی نذر کرونگا کمال

عنایت سنکر جلد آؤنگا نہ مجھی کچھ احتمال نہ صاحب کمشنر بہادر شہر کو علم [illegible] بروقت

ملاقات تعظیم معمولی اور مصافحہ کر کے [illegible] صاحب [illegible] میں جیغہ سرپیچ [illegible]

باندھا اور فرمایا ہے یہ ہمنے آپکی واسطے رکھا تھا مالا مروارید [illegible] نے گلے میں ڈال دی

یہ پارچے ساتھ مرحمت ہوئے دوشالہ کمخواب کا تھان بنارسی تھان سنہری [illegible]

بنارسی سیلہ الوان کی چادر [illegible] کناری کا تھان الوان کی چادر [illegible]

میں اس عطیہ کو آپکی بخشش [illegible] سمجھا ہوں اور [illegible] بخشش یعنی [illegible] کے جواب

جلد حاصل ہونی کا متوقع ہوں زیادہ حد ادب ـــــ تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے

ہوں دن پچاس ہزار

[illegible]

اسد اللہ خان غالب تخلص قوم کا ترک سلجوقی سلطان برکیارق سلجوقی کی اولاد میں سے اسکا دادا
نوقان بیگخان شاہ عالم کے عہد میں سمرقند سے دلی میں آیا پچاس گھوڑے اور نقارہ نشان سے بادشاہ
کا نوکر ہوا پہاسو کا پرگنہ نواب سمرو کی بیگم کو سرکار سے ملا تھا وہ اوسکی جاگیر میں مقرر تھا باپ
اسد اللہ خان مذکور کا عبد اللہ بیگخان [illegible]
[illegible] ملازم ہو گیا یہ شخص دلی کو رہا چھوڑ کر اکبرآباد میں جا رہا اب اسد اللہ خان اکبرآباد میں پیدا ہوا
عبد اللہ بیگخان الور میں راو راجہ بختاور سنگھ کا نوکر ہوا اور وہاں ایک لڑائی میں بہ جلادت مارا
گیا [illegible] جس سال میں کہ اسد اللہ خان مذکور پانچ برس کا تھا اسکا حقیقی چچا نصر اللہ بیگخان مرہٹوں کی
طرف سے اکبرآباد کا صوبہ دار تھا ۱۸۰۳ عیسوی میں جب جرنیل لیک صاحب اکبرآباد پر آئے تو نصر اللہ بیگخان
نے شہر سپرد کر دیا اور اوسکی رسالت کے جرنیل صاحب نے چار سو سوار کا رسالہ کیا اور ایک ہزار سات سو ساٹ
تنخواہ مقرر کی پھر جب اوسنے اپنی زور بازو سے سونک سونسا دو پرگنے بھرتپور کے قریب لیکر
سواروں سے چھین لئے جرنیل صاحب نے وہ دونوں پرگنے بحال رکھ موصوف کو بطریق استمرار عطا فرمائے مگر
خان موصوف جاگیر مقرر ہونے کے دس مہینے کے بعد مرگیا ناگاہ ہاتھی پر سے گرکے مرگیا جاگیر سرکار میں
بازیافت ہوئی اور اوسکے عوض نقدی مقرر ہوگئی [illegible] اور ورثہ کا کو دس ہزار سالانہ
سات سو روپیہ سال اس شخص کی ذات کو اوسی زر معافی میں سے ملتے ہیں اسنے نا عمری میں
بڑا کمال پیدا کیا نہ فقط شعر بلکہ نثر میں بھی دستگاہ رکھتا ہے نثر کی تین کتابیں ہیں پنج آہنگ
مہر نیم روز دستنبو فارسی نظم کا کلیات دس ہزار بیت کا بالفعل ارد اخبار لکھنؤ میں
چھپا ہوا ہے [illegible] گورنمنٹ میں اسکی بڑی عزت ہے اشرفیوں کا عوض قصیدہ لکھ کر

بندہ پرور بیش از بیش و کم از کم یہ ترکیب بہت فصیح ہے اسکو کون منع کرتا ہے اور جلال اسیر کے
یہ بیت بہت پاکیزہ اور خوب ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ در زمان من مہر بیش از بیش شد و در زمان تو
وفا کم از کم شد اشتباہ کیا کہیگا اسمیں تو تینی تکرار کا لطف و نشتر ہے من اور تو مہر اور وفا بیش از بیش
اور کم از کم کا بار ہے کہ بیشتر از بیش اور کمتر از کم اگرچہ بحسب معنے جائز ہے لیکن فصاحت اسمیں
کم ہے بیش از بیش و کم از کم افصح ہے وہ شعر تمہارا خوب ہے اور ہمارا دیکھا ہوا ہے سے قسیم از تو
غم ایم کم و لے صبر بیش است ترا کم است مارا لیکن ہاں پہلے مصرع میں اگر کمتر ہوتا تو اور اچھا تھا
بہرحال اتنا خیال رہے کہ ایسے جگہ تر کا لفظ افصح ہے چنانچہ میرا شعر ہے سے جلوہ کن منت منہ
از ذرہ کمتر نیستم حُسن با این نا نباکے آفتابے بیش نیست سے ورنہ چشم توجہ از روزن دیوار کم
بیان بہت ہے اُدہر معلوم ہوتا ہے اور زیرا ہندی کا ترجمہ رہ جاتا ہے فارسیت نہیں رہتی کہ
سہل شمار زندگانی را مجکو یاد پڑتا ہے کہ میں نے اس مطلع کو یوں درست کیا یا سے
رایگان نیست زندگانی را میتوان کرد جانفشانی را اور اسی صورت میں یہ مطلع آپ
ہو گیا تہا کہ میری دلمیں آئے تب ہم تمکو نہ دیں اور خود اسی زمین میں غزل لکہوں مگر
پہر میں نے خستہ نے اور تمکو دیدیا حضرت نے ملاحظہ نہیں فرمایا یہ خط جو آپنے
مجہے لکہا ہے شیراز کے نسخے میں لکہا ہے اور وہ اصلاحی اوراق بہیجے اُسے عالم میں ملاحظہ
فرمائے ہیں اب یہ گلہ تاکے زر زندگانی را اسکو موقوف کیجیے اور وہ مطلع رہنے دیجیے کہ وہ
بہت خوب ہے بعینہ مولانا ظہوری کا معلوم ہوتا ہے بہائی ہمارے اوراق اصلاحی کو غور سے
دیکہا کرو ہماری محنت تو ضایع نجاوے گی آیام خبد میں جمع کیجیے ایسے کہ گلا ہو

نہیں ہے بلکہ فقیر کے نزدیک جمع الجمع ہے نہیں ہے مثلاً معانی چند اور احکام چند اور
اسرار چند یہ آدمی لکھ سکتا ہے مگر ان آمال ہا یہ کہیے شہرت ہے "خطائے بزرگان
گرفتن خطاست" ہمکو اپنے تہذیب سے کام ہے اغلاط میں سند کیوں ڈھونڈتے ہیں
مثلاً حضرت حافظ نے لکھا ہے "صلاح کار کجا و من خراب کجا ۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا"
میری رائے ایسے موقع میں یہ چاہیے کہ بزرگوں کے کلام کو ہم مورد اعتراض نہ کریں اور خود اسکے
پیرو نہ ہوں فقیر گوارا نہیں رکھنے کا جمع الجمع کو اور برا کہیگا حضرت صائب کو کہ شہرت
فلانے شخص کے انتقال کی یہ غلط البتہ میرا بھی موجب ملال ہے مگر یہ کوئی واقعہ عظیم
ہولناک ہے کہ چھاپے اخبار اسکو چھاپیں آپ اسطرف اتنا اعتنا نہ فرمائیے "گر ماند
آفتاب بمیرد عزا مگیر ور تیر روز بر ہ کشتہ شد نوحہ خوان مخواہ" منشی کالے صاحب کے مکان سے اٹھ
آیا ہوں بلی ماروں کے محلے میں ایک حویلی کرایہ کو لیکر اوسمیں رہتا ہوں وہاں انکا میرا رہنا
تخفیف کرایہ کی واسطے نہ تھا صرف کالے صاحب کی محبت سے رہتا تھا واسطے اطلاع کے تمکو
لکھا ہے اگرچہ میرے خط پر حاجت مکان کے نشان کی نہیں ہے دارد دہلی بہ اسد اللہ برسد کافی ہے
مگر اب اسد اللہ کے عنوان نہ لکھا کرو محلہ بلی ماران لکھا کرو اور ہاں صاحب ہمارے شفیق بابو صاحب کا حال
لکھو مسہل سے فراغت ہوئی اور مزاج کیسا ہے اور اب اجمیر اور وہاں سے آبو پہاڑ کو کب
جائینگے میرا سلام بھی کہدینا تحقیق والسلام اسد اللہ محررہ دوشنبہ بست و دوم اپریل ۵۲

درویشانہ

اقبال نشان والد نشان صندی عزیز تر از جان میرزا علاؤ الدین خان تمکو دعای

غالب دیوانہ پہنچے سال نگارش تمکو یاد ہوگا مین نے دبستان فارسی

تمکو اپنا جانشین و خلیفہ قرار دیکر ایک سجل تمکو لکھدیا تھا اب جو

چار کم اسی برس کے عمر ہوئے اور جانا کہ [illegible] میرے زندگی برسون کیا

بلکہ مہینو [illegible] نہین بھی کلام ہے ہو نہو شاید بارہ مہینے جسکو

ایک برس کہتے ہین اور جیئون ورنہ ۵ چار مہینے پانچ سات ہفتے دس

بیس دن کے بات رہ گئی ہے اپنی ثبات حواس مین اپنی دستخط

سے یہ توقیع تمکو لکھدیا ہون ہر فن اردو مین نظماً و نثراً تم میری جانشین

ہو جانا چاہیے ہمیری جاننے والی تمکو میری جگہ جانین جیسا مجکو جانتی ہیں

ویسا تمکو جانین اور جسطرح مجکو مانتی ہیں تمکو مانین کل شئ ہالک

الا وجہہ ذو الجلال والاکرام یکشنبہ سلخ صفر ۱۲۸۵ ہجری

ویبقی وجہ ربک

[illegible]

مرتب مرقع غالب کی دوسری مطبوعات

شرح دیوان غالب (ہندی)

کلام غالب کی اردو شرحیں تو بے شمار پائی جاتی ہیں لیکن ہندی داں طبقہ کے لے ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے جس سے ان کا ادبی ذوق پورا ہو سکے۔ لہذا مرتب موصوف نے اس اہم کام کو بڑی خوبی سے انجام دیا ہے۔ زبان و بیان سادہ، سلیس مختصر اور پر معنی ہیں۔ کلام غالب کو بجا طور پر سمجھنے کے لئے اپنی قسم کا بے نظیر نسخہ ہے۔

قیمت مجلد سات روپے ۷/۵۰ سات روپے پچاس پیسے

فکرِ غالب

یہ کتاب "غالبیات" کے لٹریچر میں ایک مفید اور دلچسپ اضافہ ہے۔ اس میں مرزا غالب کے حالاتِ زندگی، عادات وخصائل اور خصوصیاتِ کلام وغیرہ پر ہر پہلو سے سیر حاصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں مرزا غالب کے چند اہم خطوط بھی شامل ہیں اور دیوان کا انتخاب بھی۔ کہیں کہیں تنقیدی جھلک نے عجیب لطف پیدا کر دیا ہے۔ غرضیکہ یہ کتاب قدردانِ غالب اور طلبا[illegible] ایک مفید ترین تحفہ ہے۔ قیمت چار روپے۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ جامعہ نگر نئی دہلی۔ اُردو

لکشمی بک سٹور ۴۲، جن پتھ۔ نیو دہلی